

علماء دیوبند کے شیطانی عقائد و حقائق

دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارات اور علماء دیوبند کا کردار جسے پڑھنے کے بعد کوئی بھی مسلمان ان کا ساتھ نہ دے گا
نقل کفر کفر نہ باشد کے مصداق ان عبارات کو اصل کتابوں سے دیکھ کر نقل کر رہے ہیں اور یہ صرف اصلاح کے لئے ہے کہ لوگ کی پیروی کر کے اپنا گھر جہنم میں نہ بنالیں
کیونکہ ہر گستاخ رسول جس نے جان بوجھ کر یا نادانستہ گستاخی کی ہو واصل جہنم ہوگا
نوٹ: حوالہ جاتی کتابوں کے پبلشر کا ایک دفعہ حوالہ دے دیا گیا ہے باقی ہر جگہ اسی پبلشر کی کتاب سے حوالہ دیا گیا ہے دوسرے پبلشرز کی کتابوں یا ایڈیشن کے لحاظ سے
صفحات آگے پیچھے ہو سکتے ہیں

1۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے

”الحاصل امکان کذب (جھوٹ) سے مراد دخول کذب (جھوٹ) تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔“ ”جمع محققین اہل اسلام، صوفیاء کرام، علماء عظام کا مذہب اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب (جھوٹ) داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔“ (ص 237) ”پس ثابت ہوا کہ کذب (جھوٹ) داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے کیوں نہ ہو وہو علی کل شیء قذیر۔“ (ص 238 فتاویٰ رشیدیہ، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، تحریر: رشید احمد گنگوہی)
دیوبندیوں، وہابیوں کا پیشوا اسماعیل دہلوی لکھتا ہے۔ ”اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔“ (یک روزہ فارسی ص 17، 18، مطبوعہ فاروقی کتب خانہ، یکسیر پبلیشرز ملتان، تحریر: اسماعیل دہلوی)

2۔ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم نہیں ہوتا کہ بندے کیا کریں گے

”اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کرے یا نہ کرے اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم نہیں کہ کیا کریجے بلکہ اللہ کو انکے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔“ (بلخہ النحر ان، ص 157، 158، مطبوعہ مکتبہ اخوت نزد حسن مارکیٹ اردو بازار لاہور، تحریر: حسین علی دیوبندی)

3۔ شیطان اور ملکوت الموت کا علم حضور اکرم ﷺ سے زیادہ ہے

”شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا خضر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص (قرآن پاک کی آیات) سے ثابت ہوئی خضر عالم ﷺ کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے۔“ (براہین قاطعہ، ص 51، مطبوعہ مولوی محمد یحییٰ تاجر کتب دینیہ سہارنپور، تحریر: رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انیسوی)

4۔ نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال بیل اور گدھے کے خیال سے بھی برا ہے

”نماز کے وسوسوں کے بیان میں (زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی محاممت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ﷺ) ہی ہوں، اپنی ہمت (خیال) کو لگا دینا اپنے تیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق (ڈوبنے) ہونے سے بُرا ہے۔ (صراطِ مستقیم (اردو)، ص 97، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند (پوپی)، (تحریر: اسماعیل دہلوی)

5۔ رسول اللہ ﷺ کے والدین مسلمان نہیں

”سوال: ہمارے حضرت محمد ﷺ کے والدین مسلمان تھے یا نہیں؟، جواب: حضرت ﷺ کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام صاحب کا مسلک ہے کہ ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، ص 245، تحریر: رشید احمد گنگوہی) تبصرہ: لعنت ہے ایسے گندے عقیدے پر جو ان دیوبندیوں وہابیوں کا رسول کریم ﷺ کے والدین کریمین کے متعلق ہے۔“
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کافر تو ناپاک ہی ہیں۔ (سورۃ التوبہ، آیت 28) اور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بیٹیوں کے پیٹوں میں نکل ہوتا رہا۔“
(شرح الزرقانی علی المواہب اللدیہ بحوالہ ابی نعیم عن ابن عباس) لہذا والدین مصطفیٰ ﷺ کو کافر ماننا بذات خود کفر ہے، اس سے آپ ان لوگوں کے ایمان کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ دیوبندیوں کے مولوی مفتی عزیز الرحمن عثمانی مفتی اول دارالعلوم دیوبند ”فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان، ج 3، ص 163، فتویٰ نمبر 832) میں لکھتے ہیں سوال: ایک شخص اعلانیہ یہ کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ بت پرست یعنی مشرک کی اولاد ہیں اور کافر کے مکان میں پیدا ہوئے ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟، جواب: ایک حدیث شریف میں یہ مضمون آیا ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے اپنے باپ کا اور آپ کے باپ کا حال دریافت کیا تو آپ نے فرمایا میرا اور تمہارا باپ دوزخ میں ہے (اس حدیث کا کوئی حوالہ پیش نہیں کیا گیا)، آگے جا کر لکھتا ہے کہ بعض روایات ایسی بھی نقل

ہیں جن کے آپ ﷺ کے والدین کا دوبارہ زندہ ہو کر ایمان لانا ثابت کیا۔ تبصرہ: ان روایات میں سے مسلمان کس روایت کو زیادہ ترجیح دے گا؟۔۔۔ لیکن ان کی دورنگی عقیدہ نمبر 31 میں دیکھی جاسکتی ہے۔

6 ﴿رسول اللہ ﷺ کو جیسا علم غیب ایسا علم غیب بچوں، جانوروں اور پانگلوں کو بھی حاصل ہے﴾

”پھر یہ کہ آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص (خصوصیت) ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (جانور اور چوپائے) کے لئے بھی حاصل ہے۔“ (حفظ الایمان، ص 13، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی، تحریر: اشرف علی تھانوی)

7 ﴿حضور ﷺ کے خاتم النبیین (آخری نبی) ہونے کا انکار ختم نبوت پر ڈاکہ﴾

”اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی (حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے) میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“ (ص 25)، ”اگر بالفرض آپ ﷺ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدیہ ﷺ (حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے) میں فرق نہ آئے گا۔“ (ص 13)، ”اول تو معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ وقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ ﷺ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی (زمانے کے لحاظ سے پہلے یا بعد میں آنا) میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تخذیر الناس، ص 3، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند، تحریر: قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند) تبصرہ: مرزائی آج بھی اسی کتاب کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مرزا کا دعویٰ نبوت اس عبارت کے مطابق تھا۔

8 ﴿اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف بھی کر سکتا ہے﴾

”اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے۔“ (ص 237، فتاویٰ رشیدیہ، تحریر: رشید احمد گنگوہی) تبصرہ: دوسرے الفاظ میں یہ قرآن پاک کی آیت مبارکہ کا انکار بھی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے“ (سورۃ الزم، آیت 6)

9 ﴿نبی شاکر اور دیوبندی ملاں استاد﴾

”ایک صالح فخر عالم ﷺ کی زیارت سے خواب میں شرف ہوئے تو آپ ﷺ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ ﷺ کو یہ کلام (یعنی اردو زبان) کہاں سے آگئی آپ ﷺ (تو عربی ہیں)، (حضور ﷺ نے) فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ (تعلق) ہوا ہم کو یہ زبان آگئی سبحان اللہ اس سے مرتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا“ (دراصلن قطعہ، ص 26، مطبوعہ مولوی محمد نجی تاجر کتب دینیہ سہارنپور، تحریر: رشید احمد گنگوہی و ذلیل احمد اٹھوئی) اس عبارت سے صاف اور واضح مفہوم یہی ہے کہ پہلے تو نبی پاک ﷺ کو اردو زبان نہیں آتی تھی لیکن جب سے مدرسہ دیوبند کے مولویوں سے ہمارا معاملہ کا تعلق ہوا ہمیں یہ زبان آگئی یعنی ان سے سیکھ لی، اس من گھڑت خواب کو مدرسہ دیوبند کی سند بنایا کہ اس سے اس مدرسہ کا رتبہ معلوم ہوتا ہے

10 ﴿انبیاء بڑے بھائی ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرو﴾

”اولیاء و انبیاء امام اور امام زادے پیر اور شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرماں برداری کا حکم ہے ہم ان سے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیے۔“ (تقویۃ الایمان معتمد کیرالاخوان، ص 80، مطبوعہ شریک انجمنی اردو بازار لاہور، تحریر: اسماعیل دیوبلی) اشرف علی دیوبندی اپنے بڑے بھائی کی اتنی تعظیم کرتا تھا کہ اس کے سر میں پیشاب بھی کر دیا کرتا تھا (ملفوظات حکیم الامت جلد 4، ص 262، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (اس کی تفصیل عقیدہ نمبر 89 پر دیکھیں) اور نبی کی بارگاہ تو وہ بارگاہ ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ”اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو (سورۃ الحججرت، آیت 2) نبی کریم ﷺ کی بارگاہ تو وہ بارگاہ ہے کہ جس لفظ میں گستاخی کا شبہ بھی گزرتا ہو اس کو بولنے سے بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں منع فرمادیا ارشاد ہوا ”اے ایمان والو زاعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں“ (سورۃ البقرہ، آیت 104)

اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو اگر صحابہ کو کچھ سمجھنے میں دشواری ہوتی تو عرض کرتے ”زاعنا یا رسول اللہ“ کہ یا رسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے یہودیوں کی لغت میں یہ کلمہ (زاعنا) یعنی اے ہمارے چرواہے (بے ادبی کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذؓ یہودی کی اصطلاح سے واقف تھے ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن مار دوں گا یہودیوں نے کہا مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپؐ رنجیدہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں ”زاعنا“ کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ

”انظرنا“ کہنے کا حکم ہوا، اس سے معلوم ہوا انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا منع ہے، تو پھر یہ کہنے کی نبی ہمارے بڑے بھائی اور ان کی تعظیم انسانوں کی ہی کرو، دیوبندی یہ بتائیں کہ اگر بندہ بڑے بھائی کو مارے پیٹے یا گالی گلوچ دے تو کیا وہ کافر ہو جاتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں لیکن حضور ﷺ کی آواز سے آواز بلند ہونے سے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں، تو بڑے بھائی کے سامنے اونچا بولنے سے بھی ایسا ہوتا ہے؟۔ ہرگز نہیں لیکن یہ بد بخت اس بات کو کیسے سمجھیں کہ ہیں ہی دیوبند (یعنی شیطان کے پیروکار)

11﴿ ختم نبوت پر ایک اور ڈاکہ

”اس شاہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے اگر چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے۔“ (تقویۃ الایمان معتمد کیر الاخوان، ص 41، تحریر: اسماعیل دہلوی) اس عقیدہ سے ختم نبوت کا انکار واضح ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ”میرے بعد کوئی نبی نہیں“ اور دیوبندی کہتے ہیں خدا چاہے تو کروڑوں محمد کے برابر پیدا کر ڈالے یہ خدا اور اس کے رسول سے بغاوت نہیں تو اور کیا ہے کیونکہ اگر محمد پیدا کرے گا تو نبوت بھی دے گا۔

12﴿ حضور ﷺ مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں (ایک جھوٹی گھڑی ہوئی حدیث)

”حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں۔“ (تقویۃ الایمان معتمد کیر الاخوان، ص 81) اسماعیل دہلوی نے حضور اکرم ﷺ کی طرف یہ جھوٹ منسوب کیا ہے اور ان دیوبندیوں کا یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کو کھانا حرام فرما دیا پس اللہ کے نبی زندہ ہوتے ہیں اور انہیں (قبر میں) رزق بھی دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ شریف)

اسماعیل دہلوی نے حضور ﷺ کے متعلق جھوٹ بولا ہے اور حدیث شریف میں اس کی یہ سزا ہے کہ ”حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے جھوٹی بات منسوب نہ کرو کیونکہ جو میرے متعلق جھوٹ بولے وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔“ (صحیح بخاری، ج 1، کتاب العلم) تو اس حدیث مبارک سے یہ ثابت ہوا کہ اسماعیل دہلوی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

13﴿ رسول اللہ ﷺ بڑے بھائی

”ایک ادنیٰ سا آدمی ہے کہ وہ کہہ رہا ہے رسول اللہ ﷺ میرے بھائی ہیں، اگر کسی نے بوجہ نبی آدم (آدم کی اولاد) ہوئی آپ (ﷺ) کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص (یعنی قرآن پاک کی آیات کے خلاف) کے کہہ دیا۔ (براہین قاطعہ، ص 3، تحریر: غلیل احمد انٹھوی) آپ ان کے اس عقیدہ کا مکمل رد قرآن و حدیث سے اوپر ملاحظہ فرما چکے ہیں، فرض کیجئے کوئی شخص اپنی خالہ زاد بہن سے شادی کے بعد اسے بہن کہے تو کیا اس کی شادی برقرار رہے گی؟، اسی طرح نبی پاک ﷺ پر ایمان لانے کے بعد آپ ﷺ کیلئے ایسے الفاظ استعمال کرنا بے ادبی اور بے ایمانی ہے۔

14﴿ نبی کا جھوٹ سے پاک ہونا ضروری نہیں

”نبی کا ہر جھوٹ سے پاک اور معصوم ہونا ضروری نہیں۔“ (تھقیۃ العقائد، ص 25، سید مالک کتب خانہ اعزاز بیہ دیوبند، تحریر: قاسم نانوتوی)

15﴿ انبیاء کی شان میں گستاخی

”سب بندے بڑے (یعنی انبیاء) ہوں یا چھوٹے (یعنی باقی سب) یکساں بے خبر ہیں اور نادان ہیں۔“ (تقویۃ الایمان معتمد کیر الاخوان، ص 33)

16﴿ انبیاء کی شان میں ایک اور گستاخی

”اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چھارے بھی ذلیل ہے۔“ (تقویۃ الایمان معتمد کیر الاخوان، ص 19، تحریر: اسماعیل دہلوی) مخلوق میں انبیاء، اولیاء، فرشتے سب شمار ہیں تو آپ اندازہ کر لیں کہ نبیوں اور ولیوں اور دوسرے مقرب بندوں کی شان میں کس قدر گستاخی ہے۔

17﴿ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔“ (تقویۃ الایمان معتمد کیر الاخوان، ص 55، تحریر: اسماعیل دہلوی) مولوی حسین احمد صاحب مدنی دیوبندی لکھتے ہیں کہ۔ ”مکہ معظمہ سے روانہ ہونے کے بعد چوتھے روز جب کہ قسیمہ سے رالیق کو قافلہ جارہا تھا راست میں اونٹ پر ہوتے ہوئے خواب میں دیکھا، کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں، میں قدموں پر گر گیا۔ آپ نے میرا سراٹھا کر فرمایا، کیا مانگتا ہے، میں نے عرض کیا، کہ جو کتا میں پڑھ چکا ہوں وہ یاد ہو جائیں، اور جو نہیں پڑھی ہیں ان کے سمجھنے کی قوت ہو جائے تو فرمایا، کہ تجھ کو دیا۔“ (فتش حیات، ص 96) تبصرہ: ان کی یہی دوغلی پالیسی آج تک جاری ہے کہ عوام الناس کے سامنے کوئی اور عقیدہ پیش کیا اور اندر خانے کوئی اور عقیدہ رکھا، آپ کا کیا خیال ہے ایسے لوگوں کو کیا کہا جاتا ہے؟۔ منافق

18﴿ حضور ﷺ بہت خوف اور دہشت میں آگئے

”ملک عرب میں حضور اکرم ﷺ ایک گنوارے کی بات سن کر بہت خوف اور دہشت میں آگئے۔“ (تقویۃ الایمان معتمد کیر الاخوان، ص 74، تحریر: اسماعیل دہلوی) اسی تقویۃ الایمان کے پرانے ایڈیشن میں لفظ خوف کی جگہ پر بے حواس ہو گئے لکھا ہے۔

19 انبیاء کی شان میں گستاخی

”انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی (برابر) ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔“ (تخذیر الناس، ص 5، تحریر: قاسم نانوتوی) تبصرہ: اس گندے عقیدے کے رد میں ویسے تو بے شمار احادیث پیش کی جاسکتی ہیں لیکن اختصار کے طور پر ایک حدیث شریف بیان کی جاتی ہے

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سر اقدس پر رکھا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اے عبداللہ بن عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو نصف ثواب ملتا ہے جبکہ آپ ﷺ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا (یہ بات) ٹھیک ہے لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں (یعنی اجر و ثواب کے عام اصولوں کا اطلاق میری ذات پر نہیں ہوتا)۔ (مسلم شریف جلد 1 کتاب صلوۃ المسافرین و قصرها) اب اس حدیث مبارکہ کو اور دیوبندیوں کے اس گندے عقیدے کے امتی اعمال میں نبی سے بھی بڑھ جاتا ہے خود فیصلہ کریں کہ یہ انبیاء کی شان میں توین ہے یا نہیں کہ ایک امتی کو نبی سے افضل کہہ دیا، ہمارا عقیدہ ہے ولی کتنے ہی مرتبے والا ہو کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا اور صحابی کتنے ہی بڑے مرتبے والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا اور جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے کافر ہے۔

20 رسول اللہ ﷺ کو پل صراط سے گرنے سے بچالیا

(اصل عبارت فارسی میں ہے جس کا ترجمہ یوں ہے) ”میں نے خواب دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ پل صراط سے گر رہے ہیں تو میں نے انہیں بچالیا۔“ (بلغۃ الحیران، ص 8، مطبوعہ مکتبہ اخوت لاہور، تحریر: حسین علی دیوبندی) تبصرہ: یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ پل صراط جہنم کے اوپر ایک پل ہے جس کے اوپر سے تمام انسانوں (حضرت آدم علیہ السلام سے قیامت تک آنے والے لوگوں) کو گزرنا ہوگا دیوبندی ملاں کا مطلب ہے کہ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) نبی کریم جہنم میں گرنے والے تھے میں نے انہیں بچالیا۔

21 نبی کو اپنے انجام کا علم نہیں اور دیوبندی ملاں آنے والی ہر چیز کا بتا سکتا ہے

”اللہ کے نبی کو اپنے انجام اور دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔“ (براہمین قاطعہ، ص 51، تحریر: غلیل احمد ایٹھوی) تبصرہ: خواجہ عزیز الحسن دیوبندی اور مولوی عبدالحق دیوبندی اشرف السوانح جلد 1 صفحہ 47 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ اشاعت ربیع الاول 1427ھ میں رقم طراز ہیں کہ اشرف علی تھانوی دیوبندی کے والد ماجد کو مرض خارشٹ ہو گیا تھا اور کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا تھا ایک ڈاکٹر نے اس مرض کی ایک اسیر دوا دی مگر وہ قاطع التسل (جس سے آئندہ نسل انسانی پیدا نہ ہو یعنی مٹی کے جراثیم کو مردہ کر دینے والی) ہے والد صاحب اس مرض سے تنگ تھے انہوں نے دوا لے کر کھالی جب والدہ صاحب کو پتا چلا تو سخت پریشان ہوئیں اور یہ خبر نانی جان تک بھی پہنچ گئی، ایک دن حافظ غلام مرتضیٰ مجذوب پانی پتی تشریف لائے تو ان سے نانی جان نے شکایت کی کہ حضرت میری اس لڑکی (تھانوی صاحب کی والدہ) کے لڑکے زندہ نہیں رہتے، حافظ صاحب نے بطریق معارف مایا کہ عمر و علی کی کشاکشی میں مر جاتے ہیں اب کی بار علی کے سپرد کر دینا زندہ رہے گا، اس مجذوبانہ معما کو کوئی نہ سمجھا لیکن والدہ صاحبہ نے اپنے فہم خدا داد اور نور فرست سے اس کو حل کیا اور فرمایا کہ حافظ صاحب کا یہ مطلب ہے کہ لڑکوں کے باپ فاروقی ہیں اور ماں علوی ہے اب تک جو نام رکھے گئے وہ باپ کے نام پر رکھے گئے یعنی فضل حق وغیرہ اب کی بار جو لڑکا ہو اس کا نام ناہمال کے ناموں کے مطابق رکھا جائے جس کے آخر میں علی ہو، حافظ صاحب یہ سن کر بیٹے اور فرمایا کہ واقعی میرا یہ مطلب ہے، یہ لڑکی بڑی عقل مند معلوم ہوتی ہے پھر فرمایا انشاء اللہ اس کے دولڑکے ہوں گے اور زندہ رہیں گے ایک کا نام اشرف علی خاں رکھنا دوسرے کا اکبر علی خاں، نام لیتے وقت خاں اپنی طرف سے جوش میں آ کر بڑھادیا تھا، کسی نے پوچھا کہ حضرت کیا وہ پٹھان ہوں گے؟ فرمایا نہیں اشرف علی اور اکبر علی نام رکھنا، یہ بھی فرمایا کہ دونوں صاحب نصیب ہوں گے، ایک میرا ہوگا وہ مولوی اور حافظ ہوگا اور دوسرا دنیا دار ہوگا، چنانچہ یہ سب پیشین گوئیاں حرف بحرف راست نکلیں (یعنی سچی نکلیں) حضرت والا (یعنی تھانوی صاحب) فرمایا کرتے تھے کہ یہ جو میں کبھی اکھڑی اکھڑی باتیں کرنے لگتا ہوں یہ انہیں مجذوب صاحب کی روحانی توجہ کا اثر ہے جن کی دعا سے میں پیدا ہوا ہوں۔ اس عبارت سے چند نتائج نکلتے ہیں کہ اللہ کے ولی بھی ایسے شخص کیلئے باعث برکت ہو سکتے ہیں جس کو دوائے اولاد کے قابل نہ چھوڑا ہو اور ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ اولاد دینے بھی عطا فرماتا ہے اور اللہ نے انہیں یہ علم بھی عطا فرمایا ہوتا ہے کہ ان کے نام کیا رکھے جائیں، وہ زندہ بھی رہیں گے اور وہ کیسے ہوں گے، جبکہ ان بد بختوں کا نبی ﷺ کی ذات کے بارے میں عقیدہ اوپر بیان ہو چکا ہے نیز عقیدہ نمبر 17 پر بھی غور فرمائیں یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے بھی اس نے ایک ڈنڈی ماری ہے کہ عمر و علی کی کشاکشی میں مر جاتے ہیں یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا مخالف کہہ کر اپنے حبش باطن کا اظہار کر رہی دیا۔

22 دیوبندیوں کا نیا کلمہ اور درود

”اشرف علی تھانوی صاحب کے ایک مرید نے سوال بھیجا کہ میں نے خواب میں کلمہ طیبہ کی جگہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھا پھر وہ بیدار ہو گیا اور سوچا خواب میں کلمہ غلط پڑھا اس غلطی کے تدارک میں مجھے درود شریف پڑھنا چاہیئے لیکن جب درود پڑھنے کی کوشش کی تو یہ پڑھ دیا اللھم صل علی سیدنا ونبینا اشرف علی تھانوی صاحب بجائے اسے یہ کہنے کے کہ تم نے کلمہ اور درود غلط پڑھا ہے تو یہ کہہ فرماتے ہیں کہ ”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ قبیح سنت ہے۔“ (رسالہ الامداد، ماہ صفر 1336ھ، ص 37، تحریر: اشرف علی تھانوی) تبصرہ: کس انداز میں اللھم صل علی سیدنا ونبینا اشرف علی اور لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کی تصدیق کر دی، کیا یہ ختم نبوت پر ڈاکہ نہیں یا اس سے جموئے دعویٰ نبوت کی بدبو نہیں آتی؟ ختم نبوت کا نفرتیں کرانے والے

اپنے علماء کی ان عبارات کو لوگوں کے سامنے کیوں نہیں لاتے؟۔

23 ﴿انبیاء کرام علیہ السلام اور اولیاء اللہ کی شان میں گستاخی﴾

”اللہ کے روبرو سب انبیاء اور اولیاء ایک ذرہ ناچیز (سب سے کم حیثیت والا ذرہ) سے بھی کمتر ہیں۔“ (تقویۃ الایمان معتمد کیرالاخوان، ص 74) ان کا یہ عقیدہ بھی قرآن وحدیث کے سراسر خلاف ہے اور کتنی خیانت اور بے ایمانی ہے جن ہستیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے ”اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل اور دوست بنایا“ اور فرمایا ”موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نزدیک عزت وآبرو والے تھے“ اور فرمایا ”حضرت عیسیٰ دنیا و آخرت میں وجیہ ہیں“ یہ ہستیاں کس قدر عظیم محبوب اور جلیل القدر اور ارفع واعلیٰ وجاہت کی مالک ہیں اور ان کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں تو پھر بڑا خلیل اور محبوب اور مرتبہ تو ذرہ ناچیز ہونا چاہئے تھا ان حضرات کو یہ اعزاز کیوں بخشے جن ہستیوں کے قدم لگنے سے پہاڑیاں اللہ کی نشانیاں بن جائیں ارشاد فرمایا ”پیشک صفا اور مروہ پہاڑی اللہ کی نشانیاں میں سے ہیں“ اور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میں اللہ کا حبیب ہوں“ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)۔

24 ﴿رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا﴾

(تقویۃ الایمان معتمد کیرالاخوان، ص 77، تحریر: اسماعیل دہلوی) اس مولوی سے یہ پوچھا جائے کہ قبلہ کسی کی خواہش پر تبدیل ہوا جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی موجود ہے، نمازیں اور روزے کس کے چاہنے سے کم ہوئے اور وہاں کون وسیلہ بنا؟، اس گستاخانہ عقیدے کے رد میں یہ حدیث شریف کافی ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! بیشک اللہ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے تو افرع بن حابس کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال حج فرض ہے؟ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر میں نے ہاں کر دی تو ہو جائے گا اور اگر ہر سال حج فرض ہو گیا تو تم اس کی ادائیگی کی طاقت نہیں رکھتے۔“ (مشکوٰۃ۔ نسائی۔ دارمی)

25 ﴿حضور ﷺ کا علم ملک الموت سے زیادہ نہیں﴾

”اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ ﷺ کا ان امور (کاموں) میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چکا ہو یا زیادہ (یعنی زیادہ ہونا تو دور کی بات برابر بھی نہیں ہو سکتا)۔“ (برائین قاطعہ، ص 52، تحریر: خلیل احمد انیسوی)

26 ﴿شفاعت مصطفیٰ ﷺ کا انکار جس کا بیان درجنوں احادیث میں ہے﴾

”نبی اور ولی کو اللہ کی مخلوق اور بندہ جان کروکیل اور شفا رشی سمجھنے والا مدد کے لئے پکارنے والا نذر نیا ذکر کرنے والا مسلمان اور کافر ابو جہل، شرک میں برابر ہیں۔“ (تقویۃ الایمان معتمد کیرالاخوان، ص 10، تحریر: اسماعیل دہلوی)

27 ﴿اشرف علی تہانوی انگریزوں کا وظیفہ خوار﴾

”حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب ہمارے آپ کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔“ (مکالمۃ الصدرین، ص 9) تبصرہ: اس وقت سپاہی کی تنخواہ سات سے نو روپے ہوتی تھی۔

28 ﴿صحابہ کو کافر کہنے والا بھی مسلمان﴾

”صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر (صحابہ کو کافر کہنے والا) کرے وہ سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، ص 276، تحریر: رشید احمد گنگوہی) اور یہی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے کہ ”علماء کی تو بین و تحقیر کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم کے اور دین کے ہولہذا جب قیاس مجتہد کو حق نہ کہا تو ابانت اس امر کی امر دین و علم ہیں لہذا کفر ہوا فقط۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، ص 195) دیوبندیوں کے ہی ایک مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ، چنانچہ قاضی ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی حدیث کے ذیل میں شفاء شریف کے اندر فرماتے ہیں ”اسی طرح ہر اس شخص کے کافر اور اسلام سے خارج و بے تعلق ہونے کا قطعی یقین رکھتے ہیں جو کوئی ایسی بات کہے جس سے امت کی تذلیل یا صحابہ کی تکفیر ہوتی ہو۔“ (اکفار الملحدین، ص 132، مطبوعہ مکتبہ لدھیانوی کراچی، اشاعت نمبر 2003، تحریر: انور شاہ کاشمیری دیوبندی) تبصرہ: آپ اندازہ کریں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جو ہمارے ایمان کے مطابق انبیاء کرام علیہ السلام کے بعد سب سے بڑا مرتبہ رکھتے ہیں ان لوگوں کے عقیدہ کے مطابق صحابہ کرام کو گالی دینے والا مسلمان اور چودھویں صدی کے ملاں کی توہین دینے والا کافر، یہ ایمان کا کیسا تضاد ہے، اس سے ان کی صحابہ دشمنی اور شیعہ دوستی کا پتہ چلتا ہے۔

29 ﴿ہندو تہوار ہولی یا دیوالی کا کھانا درست مگر عید میلاد النبی اور گیارہویں بدعت﴾

”ہندو تہوار ہولی یا دیوالی کا کھانا درست ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، ص 614، تحریر: رشید احمد گنگوہی) اشرف علی تھانوی دیوبندی سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ ”اگر گیارہویں کی منہائی آئے تو اس کو کیا کرے؟“ تھانوی صاحب نے فرمایا کہ لے کر کہیں دفن کر دے۔“ (ملفوظات حکیم الامت، ج 23، ص 209) ”سوال: بچوں کی سال گرہ اور س کی خوشی میں اطعام الطعام (کھانا کھانا) کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: سالگرہ یا داشت عمر اطفال کے واسطے کچھ خرچ نہیں معلوم ہوتا اور بعد سال کے کھانا بوجہ اللہ تعالیٰ کھانا بھی درست ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، ص 606، تحریر: رشید احمد

گنگوہی) ”سوال: محفل میلاد میں جس میں روایات صحیح پڑھی جاویں اور لاف و گزاف (فضول باتیں) اور روایات موضوعہ اور کاڈ بہ (غلط اور جھوٹی روایات) نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے؟“
 جواب: ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، ص 273، تحریر: رشید احمد گنگوہی) تبصرہ: ان تمام سوال و جواب کو پڑھ کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہندوؤں کے تہواروں کا کھانا جائز اور نجی کریم ﷺ کے ساتھ بغض و عناد کا یہ حال کہ ایسی محفل جس میں صحیح روایات یعنی نبی پاک ﷺ کی سیرت بیان کی جاتی ہو وہ ہر حال میں ناجائز اور گیارہویں کا کھانا شاید اس لئے نہیں کھاتے کہ قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ”تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو“ ”اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا۔“ (سورۃ الانعام، آیت 118) یہ اللہ تعالیٰ مشرکوں سے فرما رہا ہے، آپ اندازہ لگائیں کہ گیارہویں شریف کے کھانے پر قرآن پاک کے علاوہ کوئی اور چیز پڑھی جاتی ہے؟، لیکن یہ لوگ نہیں کھاتے تو یہ کس کی پیروی کر رہے ہیں؟۔

30 ﴿دیوبندیوں کی مرغوب غذا کو کھانا ثواب﴾

”سوال: جس جگہ زرافہ معروفہ (عام کو ا) کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟، جواب: ثواب ہوگا۔“
 (فتاویٰ رشیدیہ، ص 637، تحریر: رشید احمد گنگوہی) تبصرہ: اب ذرا نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ سن لیں ”ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کو کھانا تہا ہے تحقیق اس کا نام نبی ﷺ نے فاسق (گناہگار، بدکار) رکھا ہے۔“ (ابن ماجہ شریف) دیوبندیوں کی اس مرغوب غذا سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کو کھانے والے مولوی مومن ہوں گے یا فاسق؟۔

31 ﴿رشید احمد گنگوہی سب کا مربی (پالنے والا)﴾

مولوی محمود الحسن دیوبندی نے رشید احمد گنگوہی کے مرنے پر ایک مرثیہ لکھا ہے جس میں انہوں نے لکھا ”خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خالق کے۔۔۔ مرے مولا مرے ہادی تھے پیچک شیخ ربانی۔“
 (مرثیہ گنگوہی، ص 9، مطبوعہ کتب خانہ رحیمہ دیوبند، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) تبصرہ: مربی کا مطلب پالنے والا تو سوجھیں دیوبندیوں کا رشید احمد گنگوہی کے بارے میں کیا عقیدہ ہے کہ وہ سب کا مربی گویا اسے رب کا نجات بنا دیا کیا یہی توحید پرستی ہے؟، اور اسی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ہے کہ ”سوال: مرثیہ جو توحید وغیرہ میں شہیدان کر بلا کے پڑھتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دور کرنا چاہے تو ان کو جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کرنا؟ فقط، جواب: ان کو جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، ص 616، تحریر: رشید احمد گنگوہی) مزید یہ کہ ان کے شیخ الحدیث مولوی زکریا اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ”جب میری عمر غالباً دس برس تھی مولا نارشد احمد کے انتقال پر شیخ الہند نے مرثیہ لکھا تھا میرے والد صاحب نے کئی ہزار چھپوایا اور خوب مفت بانٹا تھا، مجھے بھی قریب سب یاد تھا اور خوب مزے لے کر پڑھا کرتا تھا اور میرے کان میں یہ پڑا کرتا تھا کہ دیکھو اگر یہ شعر ہم کہیں تو ہم کافر ہو جائیں مگر چونکہ شیخ الہند نے کہہ دیا اس لئے کوئی لب کشائی نہیں کرتا۔“
 (اکابر علماء دیوبند اتباع شریعت کی روشنی میں، ص 14-13، مطبوعہ عمر پبلیکیشنز اردو بازار لاہور، اشاعت ستمبر 2004ء، تحریر: مولا نازکریا مصنف فضائل اعمال) تبصرہ: اب ذرا آنکھیں بند کر کے ٹھنڈے دل سے غور فرمائیے کہ کتنے پیارے انداز میں اس بات کا تذکرہ ہو رہا ہے کہ اگر یہ مرثیہ کوئی اور لکھتا تو ہم اسے کافر کہتے لیکن چونکہ یہ مرثیہ شیخ الہند مولا نامحمد الحسن دیوبندی نے لکھا ہے اس لئے کسی کی جرات نہیں کہ وہ انہیں کافر کہے، واہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ ”خرد کا نام جنوں رکھ لیا، جنوں کا خرد۔۔۔ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے“ (خرد کے معنی عقل مند اور جنوں کے معنی پاگل یا بے وقوف ہوتے ہیں) اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان لوگوں نے دیئے گئے تمام عقائد کو پڑھنے کے باوجود اپنے مولویوں کے الفاظ کا ہمیشہ دفاع کیا ہے اور ان کی گستاخیوں کے باوجود ان کے الفاظ پر کوئی فتویٰ نہ دیا بلکہ ان کے پیروی کرنے والے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ پر بہتان بازیاں اور الزام تراشیوں کی بھرمار کرتے رہے۔ اور ان کی دورنگی دیکھ کر امام حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں لکھے گئے مرثیے جلا نا ضروری ہے اور اپنے مولوی کی شان میں مرثیہ لکھ ڈالا جس میں اسے ایسے ایسے القاب دیئے جو انبیاء کیلئے بولے جاتے ہیں، مزید برآں مولا نامحمد اور لیس کا ندھلوی، مولا نامیرک شاہ، مولا نامحمد یوسف کامپو ری، مولا نامحمد یا مین استاد جامعہ اسلامیہ ڈھاکہ اور حضرت مولا ناپوسف صاحب بنوری نے بھی دوسرے لکھے۔
 (نقشِ دواں، ص 74-73، تحریر: محمد انظر شاہ، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

32 ﴿اللہ تعالیٰ افعال قبیحہ (برے کام) کر سکتا ہے﴾

”الفعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں۔“ (الحجۃ المقل، ص 41، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) تبصرہ: استغفر اللہ ایسا گندہ عقیدہ وہ بھی ذات باری تعالیٰ کیلئے جس کا اپنا ارشاد ہے ”تمام تعریفیں اللہ کیلئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔“ (سورۃ القاتحہ) مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب، نقص اور خامی سے پاک ہے۔

33 ﴿رسول، جن اور ملائکہ کو طاغوت (شیطان) بولنا جائز ہے﴾

”اس معنی ہو جب طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔“ (بلغۃ الحیر، ص 43، تحریر: حسین علی دیوبندی) تبصرہ: فیروز اللغات میں طاغوت کے معنی شیطان لکھے ہیں تو ان کے عقیدے کے مطابق اللہ کے فرشتے اور رسول جو ہر گناہ سے پاک ہیں، شیطان ہیں (معاذ اللہ) اور شیطان کا کیا کام اسی بلغۃ الحیر ان میں اگلی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ شیطان ان کو نور (اچھائی) کی طرف نہیں جانے دیتا اگر یہ کچھ نور دیکھ بھی لیں تو پھر بھی شیطان انہیں اس طرف نہیں جانے دیتا (ص 43)، پتا چلا کہ ان لوگوں کا بھی یہی حال ہے کہ ان برے عقائد کو پڑھنے کے باوجود شیطان انہیں اچھے عقائد کی طرف نہیں جانے دیتا اس لئے کہ یہ ہیں ہی دیوبندی (یعنی شیطان کے پیروکار)

34 ﴿دیوبندیوں کو قلبی سکون کعبہ میں نہیں بلکہ گنگوہ میں ملتا ہے﴾

”پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ۔۔۔ جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی۔“ (مرثیہ گنگوہی، ص 10، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) ہر مسلمان کو کعبہ شریف جا کر سکون ملتا ہے لیکن یہ کہتے ہیں ہم کعبہ میں بھی گنگوہ کا راستہ پوچھتے تھے کس قدر بد بخت لوگ ہیں جن کو کعبہ شریف پہنچ کر مدینہ شریف کی حاضری کا بھی خیال نہ آیا اگر ان کو رسول اللہ ﷺ سے محبت ہوتی تو گنگوہ کی بجائے مدینہ شریف کا نام لیتے۔

35 ﴿لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ (وہ صفت جو کسی ایک ہستی کیلئے مافی جائے) رسول اللہ ﷺ نہیں﴾

”سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟ جواب: لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانین موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ فقط۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، ص 245، تحریر: رشید احمد گنگوہی) حالانکہ روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے، خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے، کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے اور رحمۃ للعالمین صرف نبی کریم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہیں یہ کسی اور کیلئے بولنا جائز نہیں، حقیقتاً یہ لوگ اپنے مولویوں کو نبی ثابت کرنا چاہتے ہیں، ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائے ”جس وقت سے حضرت گنگوہی کو حضرت حاجی (امداد اللہ مہاجر مکی) کی وفات کی خبر ملی ہے کئی روز تک مولانا گنگوہی کو دست آتے رہے اس قدر صدمہ اور رنج ہوا تھا کہ حضرت گنگوہی حضرت (حاجی صاحب) کی نسبت بار بار رحمۃ للعالمین فرماتے تھے۔“ (ملفوظات حکیم الامت، ج 1، ص 138، از اشرف علی تھانوی) تو یہ عبارتیں پڑھئے اور بار بار توبہ کیجئے۔

36 ﴿سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی﴾

”ان حضرت کی توہرات میں کشش ہوتی ہے ایک مرتبہ فرمایا کہ ہم ایک دفعہ تیار ہو گئے، ہم کو مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے، ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا، ہم اچھے ہو گئے۔“ (الافاضات الیومیہ، اشرف علی تھانوی دیوبندی)

37 ﴿سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ایک اور گستاخی﴾

مولوی حسین علی دیوبندی لکھتا ہے کہ ”کور کورانہ مردور کر بلا۔۔۔ تانفتی چوں حسین اندر بلا (ترجمہ: اے اندھے اندھا ہو کر کر بلا میں نہ جانا تا کہ امام حسین کی طرح مصیبت میں گرفتار نہ ہو)۔“ (بلقہ الخیر ان، ص 399، تحریر: حسین علی دیوبندی)

38 ﴿سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی﴾

”امام حسین نے جماعت میں تفرقہ ڈالا اور جماعت سے الگ ہو کر آپ شیطان کے حصے میں چلے گئے۔“ (رشید ابن رشید، ص 225، مولف و ناشر ابو یزید محمد دین بٹ لڈا بازار لاہور) دوسری جگہ لکھتا ہے ”پس حسین باغی اور بیعت توڑنے والے ٹھہرے۔“ (رشید ابن رشید، ص 184) تبصرہ: نبی کریم ﷺ نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سردار نو جوانان جنت کا لقب عطا فرمایا اور آپ کی شہادت کی چشمتیں گوئی فرمائی اب ذرا ان کی غلطی سوچ پر غور فرمائیے کہ یہ لوگ نبی پاک ﷺ کے مقابلے میں جنت کے نو جوانوں کے سردار کو باغی، معاذ اللہ اندھا شیطان کے حصے میں چلے جانے والا کہتے ہیں، حالانکہ یہ لوگ خود دیوبندی ہیں (یعنی شیطان کے جکڑے ہوئے)

39 ﴿دیوبندیوں کا عقیدہ شیعہ کافر نہیں﴾

”بنده (یعنی میں رشید احمد گنگوہی) ان کی تکفیر نہیں کرتا (یعنی ان کو کافر نہیں کہتا)۔“ فتاویٰ رشیدیہ، ص 296، تحریر: رشید احمد گنگوہی) تبصرہ: ظاہر آدیوبندی یہی ڈھول پٹیتے ہیں کہ شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن ان کے قطب العالم رشید احمد گنگوہی فرما رہے ہیں کہ میں شیعوں کو کافر نہیں کہتا، لیکن آج کل کے دیوبندی مولوی یہی ڈھول پٹیتے ہیں کہ شیعہ کافر شیعہ کافر اور انہیں دیوبندیوں کا فتویٰ ہے کہ ”جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے“ (اشد العذاب، ص 8، مطبوعہ مجتہائی جدید دہلی، تحریر: مولوی مرتضیٰ حسن) اب خود فیصلہ کریں کہ ان لوگوں میں کافر کون اور مسلمان کون؟ اور یہی رشید احمد گنگوہی صاحب فتاویٰ رشیدیہ ص 285 پر ایک سوال: تعزیہ داروں اور مرثیہ خوانوں اور بے نمازیوں کے جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ کے جواب میں لکھتے ہیں یہ لوگ فاسق ہیں اور فاسق کے جنازہ کی نماز واجب ہے ضرور پڑھنا چاہئے۔ نوٹ: تعزیہ دار اور مرثیہ خواں شیعہ کو کہتے ہیں۔ مزید دیکھئے عقیدہ نمبر 76 دیکھئے۔

40 ﴿کیا اللہ تعالیٰ دیکھنے والا اور سننے والا نہیں﴾

”حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کہا ہو۔“ (ترجمہ قرآن پ 3، سورہ آل عمران آیت 113، اشرف علی تھانوی)

41 ﴿کیا اللہ تعالیٰ بھی داؤ کرتا ہے؟﴾

”وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔“ (ترجمہ قرآن پ 9، سورہ انفال، آیت 30، محمود الحسن دیوبندی)

42 ﴿حضور ﷺ معصوموں کے سردار یا گنہگار﴾

”ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح (واضح) فیصلہ تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔“ (ترجمہ قرآن پ ۲۶، سورۃ فتح، آیت ۲۵، از محمود الحسن دیوبندی)

43 ﴿انبیاء کو گناہوں کا چوبدری کہہ دیا﴾

”جیسا کہ قوم کا چوبدری اور گاؤں کا زمیندار سوان معنوں میں ہر ہفتہ اپنی امت کا سردار۔“ (تقویۃ الایمان معتمد کیرالاخوان، ص 85) تبصرہ: گاؤں کے چوبدری میں تو بہت سی خامیاں مثلاً جھوٹ، نا انصافی، بدکاری ممکن ہو سکتی ہے ایسے لوگوں کو نبی پاک ﷺ کے ساتھ ملانا کہاں کا انصاف ہے؟ جبکہ انبیاء معصوم اور ہر گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔

44 ﴿دیوبندی علماء کو لڑکوں سے عشق ہونا، قاسم نانوتوی کی بارگاہ اللہ کی بارگاہ ہے﴾

”مولانا منصور علی خاں نے فرمایا مجھے ایک لڑکے سے عشق ہو گیا، رات دن اسی کے تصور میں گزرنے لگے مولانا نانوتوی سے شکایت کی انہوں نے فرمایا بعد نماز مغرب جب میں نماز سے فارغ ہوں تو آپ موجود ہیں، میں نماز مغرب پڑھ کر پچھتہ کی مسجد میں بیٹھا رہا جب حضرت صلوٰۃ الایمان سے فارغ ہوئے تو آواز دی مولوی صاحب میں نے عرض کیا حضرت حاضر ہوں فرمایا ہاتھ لاؤ میں نے ہاتھ بڑھایا میرا ہاتھ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر میری ہتھیلی سے اس طرح رگڑا جیسے ہان بٹے جاتے ہیں، خدا کی قسم میں نے عیانا دیکھا کہ میں عرش کے نیچے ہوں اور ہر چہار طرف سے نور اور روشنی نے میرا احاطہ کر لیا ہے گویا میں دربار الہی میں حاضر ہوں۔ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت 251، ص 215، مطبوعہ مکتبہ الحسن اردو بازار لاہور تحریر: امیر شاہ خان، قاری محمد طیب، اشرف علی تھانوی) تبصرہ: دیوبندی مولوی ہاتھ پر ہاتھ رگڑے تو عرش معلیٰ تک پہنچا دے اور ان کے عقیدے کے مطابق جس کا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مختار نہیں (عقیدہ نمبر 17)

45 ﴿مولوی قاسم نانوتوی دیوبندیوں کا خدا﴾

”مولانا حسن صاحب بڑے معقولی تھے اور کسی کو اس میدان میں اپنا ہم عصر نہیں سمجھتے تھے ایک دن حضرت نانوتوی کا وعظ ہوا اور اتفاق سے سامنے وہی (مولوی احمد حسن) تھے اور مخاطب بن گئے اور معقولات ہی کے مسائل کا رد شروع ہوا، وعظ کے بعد انہوں نے کہا اللہ اکبر یہ باتیں کسی انسانی دماغ کی نہیں ہو سکتیں، یہ تو خدا ہی کی باتیں ہیں۔“ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت 245، ص 211، تحریر: امیر شاہ خان، قاری محمد طیب، اشرف علی تھانوی) یعنی مولوی قاسم نانوتوی صاحب انسان نہیں بلکہ خدا تھے یا پھر ان پر وحی نازل ہوتی تھی۔

46 ﴿قاسم نانوتوی فرشتہ مقرب تھا﴾

”مولوی نظام الدین نے فرمایا کہ میں بچپن برس حضرت مولانا نانوتوی کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور کبھی بلا وضو نہیں گیا میں نے انسانیت سے بالا درجہ ان کا دیکھا وہ شخص ایک فرشتہ مقرب تھا جو انسانوں میں ظاہر کیا گیا۔“ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت 242، ص 211، تحریر: امیر شاہ خان، قاری محمد طیب، اشرف علی تھانوی) اور دوسری جگہ لکھا ”مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی تمام خصلتیں فرشتوں کی سی خصلتیں تھیں“ (تاریخ دارالعلوم دیوبند ص 106) لیکن انبیاء اور اولیاء اللہ کی شان کے رو برو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔“ (عقیدہ نمبر 23)

47 ﴿حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین﴾

دیوبندیوں کے نزدیک رشید احمد گنگوہی کے حقیر اور جھوٹے سے کالے غلام کا لقب یوسف ثانی ہے محمود الحسن دیوبندی رقمطراز ہے ”قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی“ (مرثیہ گنگوہی، ص 10) تو آپ سوچیں جب مسز گنگوہی کے حقیر غلام کا لقب یوسف ثانی ہے تو ان کے اپنے حسن و جمال کا کیا عالم ہوگا اس شعر میں حضرت یوسف کی صریح توہین ہے۔

48 ﴿قاسم نانوتوی کو علم غیب﴾

”مولوی احمد حسن اور مولوی فخر الحسن باہم معاصرانہ چشمک تھی اور اس نے بعض حالات کی بنا پر ایک مختاصت اور منازعت کی صورت اختیار کر لی اور مولانا محمود الحسن کو اصل جھگڑے میں نہ شریک تھے مگر صورت حال ایسی پیش آئی کہ مولانا کسی ایک جانب جھک گئے (کسی ایک کی سائیڈ لے لی) اور یہ واقعہ طویل پکڑ گیا اسی دوران میں ایک دن علی الصبح بعد نماز فجر مولانا رفیع الدین نے مولانا محمود الحسن کو اپنے حجرے میں بلایا (جودارالعلوم دیوبند میں ہے) مولانا حاضر ہوئے موسم سخت سردی کا تھا مولانا رفیع الدین نے فرمایا پہلے یہ میرا روٹی کا لبادہ دیکھ لو، مولانا نے لبادہ دیکھا تو وہ تر تھا اور خوب بھیگ رہا تھا فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا نانوتوی جسد غصہ (اصلی جسم کے ساتھ) میرے پاس تشریف لائے تھے جس سے میں ایک دم پسینہ پسینہ ہو گیا اور میرا لبادہ تر ہو گیا اور یہ فرمایا کہ محمود الحسن کو کہہ دو وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے بس میں نے یہ کہنے کیلئے بلایا ہے مولانا محمود الحسن نے عرض کیا کہ حضرت میں آپ کے ہاتھ پر تو بہ کرتا ہوں اور اس کے بعد میں اس قصہ میں کچھ نہ بولوں گا۔“ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت 247، ص 212، مطبوعہ مکتبہ الحسن اردو بازار لاہور تحریر: امیر شاہ خان، قاری محمد طیب، اشرف علی تھانوی) فتاویٰ رشیدیہ میں رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ ﷺ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ اپنے مولوی صاحب کو قبر میں بھی پتہ چل گیا کہ مدرسہ دیوبند میں لڑائی ہوئی اور انہوں نے آکر حاجت روائی بھی فرمائی جبکہ نبی پاک ﷺ کا علم غیب ماننے والوں کو یہ شرک کہتے ہیں۔

49 ﴿تقویۃ الایمان مسلمانوں کو لڑائی کیلئے لکھی گئی﴾

”مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے تقویۃ الایمان پیش کی اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں چاہتا ہوں اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی، میں نے یہ کتاب لکھ دی گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت 59) تبصرہ: آپ اس کی علمی بددیانتی پر غور فرمائیے کہ شرک جلی کو خفی اور خفی کو جلی لکھ دیا حالانکہ جلی اور خفی کیلئے شریعت میں الگ احکامات ہیں مثلاً اگر امام نماز ظہر میں قراءت جلی (اوپنی آواز سے) کرے یا فجر، مغرب اور عشاء میں خفی (خاموش) قراءت کرے تو سجدہ سہولاً لازم ہے اور جان بوجھ کر ایسا کرنے سے نماز نہیں ہوتی۔

50 ﴿دیوبندی علماء کی نرالی گندی عادات﴾

”مولانا حبیب الرحمن نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہی کی خانقاہ میں مجمع تھا، حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ، حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے مگر حضرت (گنگوہی) نے پھر فرمایا تو مولانا بہت ادب کے ساتھ چٹ لیٹ گئے، حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کروٹ کر کے اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کو عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے، مولانا (نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے، حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہ بے دو۔ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت 305، ص 248، تحریر: امیر شاہ خان، قاری محمد طیب، اشرف علی تھانوی) یہ لوٹے بازی نہیں تو اور کیا ہے؟ اور یہ اتنا خطرناک فعل بد ہے جس سے انسان تو انسان شیطان بھی خوف کھاتا ہے چنانچہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مرد مرد پر سوار ہوتا ہے تو شیطان اس خوف سے بھاگ جاتا ہے کہ کہیں پہ لعنت اس پر نہ آجائے۔

51 ﴿دیوبندی علماء کا کشف اور اسماعیل دہلوی کا ان پر فتویٰ کفر﴾

”ایک مرتبہ مولانا محمد یعقوب صاحب نے مسجد میں فرمایا جبکہ لوگوں کا مجمع تھا کہ بھائی آج ہم تو صبح کی نماز میں مرجاتے بس کچھ ہی کسر رہ گئی عرض کیا گیا کیا حادثہ پیش آیا فرمایا کہ آج صبح کی نماز میں سورہ مزمل پڑھ رہا تھا کہ اچانک علوم کا اتنا عظیم الشان دریا میرے قلب کے اوپر گزرا کہ میں غفل نہ کر سکا قریب تھا کہ میری روح پرواز کر جائے مگر وہ دریا جیسا کہ ایک دم آیا ویسا ہی نکلا چلا گیا اس لئے میں بیچ گیا نماز کے بعد میں نے غور کیا کہ یہ کیا معاملہ تھا تو منکشف ہوا کہ حضرت مولانا نانوتوی ان ساعتوں میں میری طرف میرٹھ میں متوجہ ہوئے تھے یہ ان کی توجہ کا اثر تھا پھر فرمایا اللہ اکبر جس شخص کی توجہ کا یہ اثر ہے کہ علوم کے دریا دوسروں کے قلب پر موجیں مارنے لگیں تو اس شخص کے قلب کی وسعت و قوت کا کیا حال ہوگا۔“ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت 268) تبصرہ: لیکن اس کے برعکس اگر دیوبندی مذہب کی بنیادی کتاب تقویۃ الایمان کو دیکھا جائے تو مولوی یعقوب دیوبندی تو پکا شرک اور جھوٹا ثابت ہوتا ہے اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے کہ ”جو کوئی یہ دعویٰ کرے میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب میں چاہوں اس سے غیب کی بات معلوم کر لوں سو وہ بڑا جھوٹا ہے کہ دعویٰ خدائی کا رکھتا ہے۔“ (تقویۃ الایمان، ص 29) جیسا کہ مولوی یعقوب صاحب نے نہ جانے کتنے میل دور بیٹھے ہوئے مولوی قاسم نانوتوی کو دیکھ کر یہ بات دریافت کر لی کہ انہوں نے میری طرف توجہ فرمائی تھی، دوسری جگہ اسماعیل دہلوی نے لکھا ”جو یہ عقیدہ رکھے کہ جو خیال وہ ہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سوالن باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے۔“ (تقویۃ الایمان ص 14) اب اس اصول کے تحت ان دونوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ تحریر واضح کرتی ہے کہ دونوں مشرک ہیں۔

52 ﴿گنگوہی ہر بات خدا کے حکم سے کہتے تھے﴾

”حضرت مولانا گنگوہی نے مولوی محمد یحییٰ صاحب سے فرمایا کہ فلاں مسئلہ شامی میں دیکھو مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت وہ مسئلہ شامی میں تو ہے نہیں فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے لاؤ شامی اٹھا لاؤ شامی لائی گئی حضرت (رشید احمد گنگوہی) اس وقت آنکھوں سے معذور ہو چکے تھے، شامی کے دو ٹکٹ اوراق دائیں جانب کر کے اور ایک ٹکٹ بائیں کر کے اس انداز سے کتاب ایک دم کھولی اور فرمایا کہ بائیں طرف کے صفحے پر نیچے کی جانب دیکھو دیکھا تو وہ مسئلہ اسی جیسے میں موجود تھا سب کو حیرت ہو گئی (کہ گنگوہی صاحب تو آنکھوں سے اندھے ہیں) حضرت (گنگوہی) نے فرمایا کہ حق تعالیٰ (اللہ تعالیٰ) نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا۔ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت ۳۰۸، تحریر: اشرف علی تھانوی) اس کذب بیانی پر ان لوگوں کو شرمندہ ہونا چاہیے پہلا سوال تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انہیں ہم کلامی کا شرف کب اور کہاں حاصل ہوا کہ اس نے ان سے وعدہ فرمایا؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ اس اعلان سے آخر گنگوہی صاحب کا مدعا کیا ہے؟ کافی غور و فکر کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچیں ہیں کہ انہوں نے عام لوگوں کو یہ تاثر دینے کی ناکام کوشش کی ہے کہ خدا کے یہاں ان کا مقام بشریت کی سطح اور انبیاء سے بھی اونچا ہے کیونکہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ ان سے بھی غلطی ہو سکتی ہے جیسا کہ تھانوی صاحب لکھتے ہیں ”تحقیق کی غلطی ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے۔“ (فتاویٰ امدادیہ، ص 62، ج 2، مطبوعہ انڈیا) یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا گنگوہی صاحب پر وحی نازل ہوتی تھی کہ اللہ نے وعدہ کیا۔

53 دیوبندیوں کے بزرگ مشرک تھے

رشید احمد گنگوہی سے سوال ہوا کہ ”نبی بخش، پیر بخش، سالار بخش ایسے ناموں کا رکھنا کیسا ہے؟“ جواب: ایسے نام موہم شرک ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص 209) اب دوسری طرف ایک اور تحریر ملاحظہ فرمائیں ”راپور چونکہ حضرت قدس سرہ (رشید احمد گنگوہی) کی اوصیان اور آپ کے دادا قاضی پیر بخش صاحب کا اصل مسکن تھا اسلئے روحانی تربیت کا سلسلہ ادھر منتقل ہوا۔“ (تذکرۃ الرشید، ج 1، ص 26، مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور، تحریر: عاشق الہی میرٹھی) فیصلہ آپ فرمائیے کہ گنگوہی صاحب کے دادا جان مسلمان تھے یا پھر مشرک؟

54 نبی پاک ﷺ کا چہرہ مبارک بعینہ انور شاہ کاشمیری دیوبندی کا چہرہ

”مولانا محمد علی صاحب لاہوری کے صاحب زادے بیان کرتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ آفتاب ٹوٹ کر زمین پر گر پڑا، مغرب کی نماز حضرت شاہ صاحب کی خانقاہ کی مسجد میں ادا کی اور بعد نماز ان صاحب زادے نے اپنا یہ خواب حضرت (انور شاہ کاشمیری) کو سنایا سن کر فرمایا کہ بھائی کسی بہت بڑے عالم کی وفات ہوگی اور ممکن ہے کہ میری ہی ہو، مولوی عیدالواحد صاحب نے ایک رات یہ خواب دیکھا کہ ایک جنازہ ہے اور اس کے پیچھے اتنا بڑا جھوم جسے شمار کرنا بھی ممکن نہیں، مخلوق جنازے کے پیچھے دوڑ رہی ہے اور جھوم بڑھتا ہی جا رہا ہے، میں بھی اسی جھوم میں شریک ہو گیا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا جنازہ ہے بتانا گیا کہ یہ جناب رسول اکرم ﷺ کا جنازہ ہے جسے لوگ تیر کا اور حصول برکت کیلئے اور کاغذ ہادینے کیلئے دوڑ رہے ہیں، میں نے جھوم سے کہا کہ ذرا ٹھہرو ٹھہرو میں جناب رسول اکرم ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کرنا چاہتا ہوں، میری بے قراری پر جنازہ مبارک زمین پر رکھ دیا گیا، اور جھوم نقش مبارک کے قریب سینے لگا میں نے چہرہ مبارک سے چادر ہٹائی تو وہ بعینہ چہرہ حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔“ (نقش دواں حیات محدث کشمیری، ص 75، مطبوعہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، تحریر: مولانا محمد انظر شاہ) تبصرہ: ذرا غور فرمائیے کہ نبی پاک ﷺ کے بارے میں خیال کیا انہیں دیوار کے پیچھے کا علم نہیں اور اپنا مولوی خواب کی تعبیر میں کہہ رہا ہے کہ میری ہی موت ہوگی، دوسری طرف صریحاً کہہ دیا کہ نبی پاک ﷺ کا جنازہ جا رہا ہے اور جب دیکھا تو وہ انور شاہ کاشمیری کا چہرہ تھا یعنی دوسرے لفظوں میں انور شاہ کاشمیری کو کس عظیم ذات کے ساتھ ملا دیا گیا، یہاں یہ محاورہ یاد آتا ہے ”یہ منہ اور مسور کی دال“ اللہ ایسے گندے عقائد سے بچائے۔

55 رشید احمد گنگوہی دیوبندی کا نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ

”آپ نے (یعنی رشید احمد گنگوہی نے) کئی مرتبہ بے حیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے، ”من لوقی وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور تقسیم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔“ (تذکرۃ الرشید، ج 2، ص 17) پاسداری کے جذبے سے الگ ہو کر صرف ایک لمحے کیلئے سوچئے وہ یہ نہیں کہہ رہا کہ رشید احمد کی زبان سے جو کچھ نکلتا ہے وہ حق ہے بلکہ ان کے جملے کا مفہوم یہ ہے کہ حق صرف رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے دونوں کافریوں محسوس کیجئے کہ پہلے جملے کو صرف خلاف واقعہ کہا جاسکتا ہے لیکن دوسرا جملہ تو خلاف واقعہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس دور کے تمام پیشوایان اسلام کی حق گوئی کو ایک کھلا ہوا چیلنج بھی ہے یعنی مطلب یہ ہے کہ: اس زمانہ میں مولوی رشید احمد گنگوہی کے علاوہ کسی کی زبان بھی حق سے آشنا نہیں ہوئی اور نجات صرف گنگوہی کی ہی پیروی پر ہے حالانکہ نجات اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کی پیروی میں ہے۔

56 قلب کے وسوسے بھی جان لیتے ہیں

”مولانا غلیل الرحمن فرماتے ہیں جس زمانے میں حضرت (رشید احمد گنگوہی) کی خدمت میں حدیث پڑھتا تھا ایک طالب علم دلی محمد پچارے بہت مسکین اور پارسا شخص تھے، انکو ایک یاد دہانہ کی نوبت بھی پہنچی تھی مگر نہ انہوں نے کسی سے ذکر کیا اور نہ کسی صورت میں حال کسی پر ظاہر ہوا اسی حالت میں صبح کے وقت بغل میں کتاب دہائے پڑھنے کے واسطے حضرت (گنگوہی) کی خدمت میں آ رہے تھے کہ راستہ میں حلوائی کی دوکان پر گرم گرم حلوا پک رہا تھا یہ کچھ دیر وہاں کھڑے رہے کہ کچھ پاس ہو تو کھائیں مگر پیسہ بھی نہ تھا اس لئے صبر کر کے چل دیئے اور خانقاہ میں پہنچے حضرت (گنگوہی) گویا انکے منتظر ہی بیٹھے تھے سلام کا جواب دیتے ہی فرمایا (یعنی رشید احمد گنگوہی نے کہا) مولوی دلی محمد آج تو حلوا کھانے کو ہمارا جی چاہتا ہے لویہ چار آنہ لے جاؤ اور جس دکان سے تم کو پسند ہو وہاں سے لاؤ، الغرض مولوی دلی محمد اسی دکان سے حلوا خرید کر لائے اور حضرت کے سامنے رکھ دیا حضرت نے ارشاد فرمایا، میاں دلی محمد میری خوشی یہ ہے کہ اس حلوے کو تم ہی کھا لو، مولوی دلی محمد اس قصہ کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ حضرت (گنگوہی) کے سامنے جاتے مجھے بہت ڈر معلوم ہوتا ہے کیونکہ قلب کے وسوسے اختیار میں نہیں اور حضرت ان پر مطلع ہو جاتے ہیں۔“ (تذکرۃ الرشید، ج 2، ص 227، تحریر: عاشق الہی میرٹھی) لیکن ان کے مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے ”جو یہ عقیدہ رکھے کہ جو خیال وہ ہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے۔“ (تقویۃ الایمان ص 14) یعنی گھر کا فتویٰ گھر میں ہی کام آگیا۔

57 دیوبندی علماء رنڈیوں کے پیر اور رنڈیوں سے ان کی محبت

”(رشید احمد گنگوہی نے) ایک بار ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں (یعنی طوائفیں، کنجریاں) مرید تھیں ایک بار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مرید نیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کیلئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی (پیر صاحب کو ایک ایک رنڈی کی خبر تھی) رنڈیوں نے جواب دیا میاں صاحب ہم نے اس کو بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اس نے کہا میں بہت گنہگار ہوں اور بہت روسیہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں گی میں زیارت کے قائل نہیں، میاں

صاحب نے کہا نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا، چناچہ رٹھیاں اسے لے کر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا، بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟ اس نے کہا حضرت روسیائی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں، میاں صاحب بولے، بی تم کیوں شرماتی ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ)، رٹھی یہ سن کر آگے ہو گئی اور فحشا ہو کر کہا لا حول ولا قوۃ اگرچہ میں روسیاء و گنہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی، میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اٹھ کر چل دی۔ (تذکرۃ الرشید، ج 2، ص 242) علماء دیوبند کے پیروں کے کروت ایسے ہیں تو عام عوام کا کیا حال ہوگا؟ اس سے آپ ان کے مولویوں کے ظاہر اور باطن کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ عقائد میں ہی نہیں اعمال میں بھی دو گلے ہیں، ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

58 ﴿رسول اللہ ﷺ راہ سے بہشکر ہونے﴾

”اور پایا تھ (نبی کریم) کو بہشکتا پھر راہ سمجھائی۔“ (ترجمہ قرآن، سورۃ النبی، آیت 7، از محمود الحسن دیوبندی)

59 ﴿رشید احمد گنگوہی کمالات میں عیسیٰ علیہ السلام سے آگے تھے﴾

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے ”مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم۔“ (مرثیہ گنگوہی، ص 23، مطبوعہ کتب خانہ رحیمہ دیوبند، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) اس شعر میں محمود الحسن دیوبندی نے ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رشید احمد گنگوہی کی مسیحائی دکھاتے ہوئے فرمایا ہے کہ اے ابن مریم تم نے صرف ایک کام کیا کہ مردے زندہ کئے اور ہمارے رشید احمد نے دو کام کئے مردوں کو زندہ بھی کیا اور زندوں کو مرنے نہیں دیا معاذ اللہ کس قدر گستاخی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں۔

60 ﴿گنگوہی خدا کی مثل یا رسول اللہ ﷺ کی مثل﴾

”زبان پراہل اہوا کی ہے کیوں اعلان سہل شاید اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی“ (مرثیہ گنگوہی، ص 5، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) تبصرہ: اس شعر میں مولوی محمود الحسن نے رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی (مثل یا دوسرا) لکھا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کی موت کے وقت اعلان قبل کے نعرے بلند ہوئے اب غور طلب بات یہ ہے کہ دیوبندی مذہب میں بانی اسلام اللہ تعالیٰ ہے جیسا کہ اشرف علی تھانوی نے اپنے وعظ ذکر الرسول مطبوعہ کانپور کا صفحہ 22 پر لکھا ہے کہ بانی اسلام خدا تعالیٰ ہے اور تو معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک رشید احمد گنگوہی خدا کے مثل ہیں اور تھانوی سے اختلاف کر کے بانی اسلام سے رسول اللہ ﷺ مراد لیں تو گنگوہی جی کم از کم دوسرے رسول ہوئے یا مثل رسول ہوئے۔

61 ﴿گنگوہی کی قبر مثل طور ہے اور وہ خود خدا ہے﴾

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے ”تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ کہوں ہوں ہار بارانی مری دیکھی بھی نادانی“ (مرثیہ گنگوہی، ص 13، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) تبصرہ: محمود الحسن دیوبندی نے جب رشید احمد گنگوہی کو مری خلافت مانا اور بانی اسلام کا ثانی کہا تو ان کی قبر کو طور سے تشبیہ دے کر خود ارانی کہنے والے موسیٰ بنے اور گنگوہی جی کو خدا بنایا۔

62 ﴿گنگوہی کا حکم خدا کے حکم سے بھاری ہے﴾

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے ”نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا اس کا جو حکم تھا تھا سیف قضاے مبرم“ (مرثیہ گنگوہی، ص 22، مطبوعہ کتب خانہ رحیمہ دیوبند، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) اس شعر میں محمود الحسن نے گنگوہی کا ہر حکم کو قضاے مبرم کی تلوار لکھا یا در ہے قضاے الٰہی کی دو قسمیں ہیں ایک قضاے مبرم دوسری قضاے مطلق قضاے مبرم وہ حکم الٰہی ہے جو کسی کے نالے نہ ملے اور کسی دعا و التجا وغیرہ سے رد نہ ہو اور قضاے مطلق وہ حکم الٰہی ہے کہ کسی اور پر اس کی تعلیق ہو وہ حکم الٰہی دعا وغیرہ سے رک جاتا ہے یعنی حکم الٰہی دو قسم کا ہے ایک وہ جو دعا وغیرہ سے رک جاتا ہے دوسرا نہیں رکتا اور جو حکم الٰہی دعا وغیرہ سے نہیں رکتا اس کا نام قضاے مبرم ہے اور دیوبندیوں کے شیخ الہند نے لکھا کہ خدا کا وہ حکم جو قضاے مبرم ہے جو دعا و التجا سے نہیں رکتا رشید احمد گنگوہی کا حکم اس کی بھی تلوار ہے یعنی رشید احمد گنگوہی کا حکم کوئی نال اور کاٹ نہیں سکتا۔

63 ﴿گنگوہی کی غلامی اسلام کا تمغہ ہے﴾

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے ”زمانے نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا کہ تھا داغ غلامی جس کا تمغہ مسلمان“۔ (مرثیہ گنگوہی، ص 5، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) یعنی رشید احمد گنگوہی کی غلامی کے داغ کو مسلمان کا تمغہ قرار دیا گیا ہے یعنی جس کو ان کی غلامی کا داغ لگ گیا وہ مسلمان ہوا اور جس کو غلامی کا داغ نہیں لگا وہ مسلمان کے تمغہ سے محروم رہا دوسرے الفاظ میں مسلمان ہونے کیلئے گنگوہی کی غلامی لازمی ہے۔

64 ﴿گنگوہی مسیحائے زمان تھا﴾

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے ”مسیحائے زمان پہنچا فلک پر چھوڑ کر سب کو چھپا چاہو لحد میں وارے قسمت ماہ کنعانی“۔ (مرثیہ گنگوہی، ص 7) یعنی جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے اسی طرح گنگوہی جو مسیحائے زمان تھا وہ بھی سب کو چھوڑ کر فلک پر پہنچ گیا ہے اور کنعان کا چاند (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام) قبر کے اندر چھپ گیا، اس شعر میں

گنگوہی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام سے یحییٰ دے کر اپنی بے لگام محبت کا اظہار کرنا کونسا اسلام ہے، کہاں طوطی کہاں میں نہیں!

65 ﴿ گنگوہی کی موت وصال مصطفیٰ ﷺ کا نقشہ ہے ﴾

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے ”وفات سرور عالم کا نقشہ آپ کی رحلت تھی ہستی گر نظیر ہستی محبوب سبحانی“۔ (مرثیہ گنگوہی، ص 12، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) یعنی گنگوہی صاحب اللہ کے محبوب حضور ﷺ کی مثل تھے تو ان کی رحلت بھی آپ کی وفات کا نقشہ تھی (معاذ اللہ)۔

66 ﴿ گنگوہی اور شیخین کے القاب ﴾

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے ”وہ تھے صدیق اور فاروق کیسے عجب کیا ہے شہادت نے تہجد میں قدم پوی کی گرٹھانی“۔ (مرثیہ گنگوہی، ص 12، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) صدیق اور فاروق حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وہ مخصوص آسمانی القاب ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ نے ان کو عطا فرمائے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ تہجد کی نماز میں شہید ہوئے تھے اور محمود الحسن دیوبندی صدیق و فاروق اور حضرت علی کی شہادت نے تہجد میں ان کی قدم پوی کی گنگوہی کی طرف منسوب کرتا ہے۔

67 ﴿ ہدایت صرف گنگوہی کے در سے ملتی ہے ﴾

محمود الحسن دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتا ہے ”ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جگہ ہو گمراہ وہ میرا ہدایت تھے کہیں کیا نص قرآنی“۔ (مرثیہ گنگوہی، ص 9، تحریر: محمود الحسن دیوبندی) تبصرہ: یعنی جس نے گنگوہی کے آستانے کو چھوڑ کر کسی اور جگہ ہدایت ڈھونڈی وہ گمراہ ہو گیا کیونکہ گنگوہی جی نص قرآنی (قرآن پاک کی آیات) سے ہدایت کے پر نالے تھے، کیا دیوبندی قرآن پاک کی کوئی ایسی آیت دکھا سکتے ہیں جس میں گنگوہی صاحب کے بارے میں ایسی بات لکھی ہو۔

68 ﴿ اولیاء اللہ کی توحین ﴾

مرثیہ گنگوہی میں مزید لکھا ہے ”رقاب اولیاء کیوں خم نہ ہوتیں آپ کے آگے وہ شہباز طریقت تھے مچی الدین جیلانی“۔ (مرثیہ گنگوہی، ص 9) تبصرہ: یعنی جس طرح حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور تمام اولیائے وقت نے اپنی گردنیں خم کی تھیں اسی طرح گنگوہی چونکہ مچی الدین جیلانی تھے تو ان کے آگے بھی اولیاء کی گردنیں کیوں نہ خم ہوتیں۔ آپ نے مرثیہ گنگوہی میں دیکھا کہ گنگوہی کو نبی پاک ﷺ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضور غوث الاعظم کے برابر ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔

69 ﴿ مدرسہ دیوبند انگریز کی پسند ﴾

”13 جنوری 1875ء لیٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز سسٹی پامر نے مدرسہ دیوبند کا معائنہ کیا اور معائنہ کرنے کے بعد کہا جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ میں ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممدوح و معاون سرکار ہے“۔ (سوانح حیات مولانا محمد احسن نانوتوی، ص 217، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کراچی) خود انگریز کی یہ شہادت ہے کہ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں اب آپ انصاف کیجئے کہ اس بیان کے سامنے اب افسانے کی کیا حقیقت ہے جس کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے کہ مدرسہ دیوبند انگریزی سامراج کے خلاف سیاسی سرگرمیوں کا بہت بڑا ڈاکٹھ۔

70 ﴿ سب قبروں سے افضل قبر اشرف علی تھانوی کی قبر ہے ﴾

”سب قبروں میں اشرف وہ قبر ہے جو حضرت اشرف (علی تھانوی) کی نقشب کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے جو دین الہی کے مجدد تھے کیا کوئی انکا ہمسر“۔ (اشرف السوانح، ج 4، ص 189، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، تحریر: خواجہ عزیز الحسن و مولوی عبدالحق) استغفر اللہ، یہ نادان انبیاء، صحابہ اور اولیاء کی قبروں سے بھی افضل تھانوی کی قبر مان رہا ہے۔

71 ﴿ مدرسہ دیوبند انگریز کے ایجنٹ ﴾

”مدرسہ دیوبند کے کارکنوں میں اکثریت ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال جنبش تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک و شبہ کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی“۔ (حاشیہ سوانح قاسمی، ج 2، ص 247، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور، تحریر: مناظر احسن گیلانی)

72 ﴿ انگریز کو مدرسہ دیوبند کی صفائی ﴾

آگے چل کر انہی دیوبندی بزرگوں کے متعلق لکھا ”مدرسہ دیوبند میں ایک موقع پر جب انکوائری آئی تو اس وقت یہی حضرات آگے بڑھے اور اپنے سرکاری اعتماد کو سامنے رکھ کر مدرسہ کی طرف سے صفائی پیش کی جو کارگر ہوئی“۔ (حاشیہ سوانح قاسمی، ج 2، ص 247، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور، تحریر: مناظر احسن گیلانی) گھر کا راز دار ہونے کی حیثیت سے قاری طیب کا بیان جتنا یا وزن ہو سکتا ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ جس مدرسہ کے چلانے والے انگریزوں کے وفادار پیشہ نمک خوار ہوں اسے باغیانہ سرگرمیوں کا اڈہ نہ کہنا آنکھوں میں دھول جھونکے کے مترادف ہے یا نہیں؟۔

73۔ ختم نبوت پر ایک اور ڈاکہ نانوتوی کی قبر عین نبی کی قبر ہے

”مولانا رفیع الدین صاحب سابق مہتمم دارالعلوم کامکافہ ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کی قبر عین کسی نبی کی قبر میں ہے۔“ (منشورات دارالعلوم، ص 36، مطبوعہ محکمہ نشر و اشاعت دارالعلوم دیوبند انڈیا) سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کشف سے موصوف کی کیا مراد ہے کیا دیوبند میں کسی نبی کی قبر پہلے موجود تھی جسے خالی کرایا گیا اور نانوتوی صاحب کو وہاں دفن کیا گیا اگر ایسا ہے تو اس نبی کی قبر کی نشاندہی کس نے کی؟

74۔ نانوتوی سے وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا گیا اور نانوتوی کی قبر پر وحی کا نزول

”جہاں شیخ نے کریمیا بس ایک مصیبت ہوتی ہے اس قدر گرانی کہ جیسے سوسوں کے پتھر کسی نے رکھ دیئے ہوں زبان و قلب سب بست ہو جاتے ہیں۔“ (حاشیہ سوانح قاسمی، ج 2، ص 258، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور) اس شکایت کا جواب حاجی صاحب کی زبانی نقل کیا گیا ہے کہ یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہے اور یہ وہ نقل (گرانی) ہے جو حضور ﷺ کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا تم سے حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے۔“ (حاشیہ سوانح قاسمی، ج 1، ص 259، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

75۔ مولوی دیوار کے پیچھے دیکھتا لیکن نبی کے بارے میں عقیدہ انہیں دیوار کے پیچھے کا علم نہیں

”مولانا حبیب الرحمن فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں کشفی حالت دیوان جی کی اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ باہر سرک پر آنے جانے والے نظر آتے رہتے تھے درود دیوار کا حجاب ان کی درمیان ذکر کے وقت باقی نہیں رہتا تھا۔“ (حاشیہ سوانح قاسمی، ج 2، ص 73، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور) لیکن اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کے بارے میں ان دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ”اللہ کے نبی کو اپنے انجام اور دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔“ (براہمن قافلہ، ص 51، تحریر: ظیل احمد انصاری)

76۔ موت پر نانوتوی کا اختیار

”مقامی شیعہ چوہدریوں نے یہ تدبیر کی کہ ایک نوجوان لڑکے کا فرضی جنازہ بنایا اور حضرت (قاسم نانوتوی) سے آکر عرض کیا کہ حضرت نماز جنازہ آپ پڑھا دیں، پروگرام یہ تھا کہ جب حضرت دو تکبیریں کہہ لیں تو صاحب جنازہ اک دم اٹھ کھڑا ہوا اور اس پر حضرت کے ساتھ استہزاء اور تمسخر (ٹھنڈ اور مذاق) کیا جائے، حضرت والا نے معذرت فرمائی کہ آپ لوگ شیعہ ہیں اور میں سنی (دیوبندی) اصول نماز الگ الگ ہیں آپ کے جنازہ کی نماز مجھ سے پڑھوانے میں جائز کب ہوگی؟ شیعوں نے کہا کہ حضرت بزرگ ہر قوم کا بزرگ ہی ہوتا ہے آپ تو نماز پڑھا ہی دیں چنانچہ حضرت نے منظور فرمایا اور جنازہ پڑھنے لگے، مجمع تھا حضرت ایک طرف کھڑے ہوئے تھے کہ چہرہ پر غصہ کے آثار دیکھے گئے آنکھیں سرخ تھیں اور انقباض چہرہ سے ظاہر تھا نماز کیلئے عرض کیا گیا تو آگے بڑھے اور نماز شروع کی دو تکبیریں کہنے پر جب طے شدہ پروگرام کے مطابق جنازہ میں حرکت نہ ہوئی تو پیچھے سے کسی نے ”ہوٹھ“ کے ساتھ صاحب جنازہ کو اٹھ کھڑے ہونے کی سسکار دی مگر وہ نہ اٹھا، حضرت نے تکبیرات اربعہ (چاروں تکبیریں) پوری کر کے اسی غصہ کے لہجہ میں فرمایا کہ ”اب یہ قیامت کی صبح سے پہلے نہیں اٹھ سکتا“ دیکھا گیا تو مردہ تھا۔“ (حاشیہ سوانح قاسمی، ج 2، ص 71، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور) لیکن نبی کریم ﷺ کے متعلق دیوبندیوں کا عقیدہ ہے ”رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔“ (تقویۃ الایمان، ص 77، تحریر: اسماعیل دہلوی) اپنا مولوی چاہے تو زندہ آدمی بھی مر جائے لیکن رسول اللہ کے بارے میں اتنا گندہ عقیدہ۔

77۔ خدا سے ملنے کی خواہش تھانوی سے ملنے کی خواہش ہے

”بجائے تیری فرقت میں اگر مضطرب و جاں ہے خدا سے ملنے کا ارماں تری ملنے کا ارماں تھا۔“ (اشرف سوانح، ج 4، ص 231) ترجمہ: اگر آپ کی جدائی میں میرا دل اور جان بے چین ہیں تو یہ بالکل صحیح ہیں، کیونکہ اللہ سے ملنے کی خواہش ہی آپ سے ملنے کی خواہش ہے۔ یعنی آپ سے اور اللہ سے ملنا ایک ہی بات ہے۔

78۔ تھانوی اور انبیاء علیہم السلام برابر

”تھانوی کے مرید نے پرچہ پیش کیا اس میں لکھا تھا کہ میں سلام سے محروم رہا اور یہ بھی لکھا تھا کہ آپ (یعنی اشرف علی تھانوی) کو نبیوں اور صحابہ کرام کے برابر سمجھتا ہوں۔“ (مزید الحید تھانوی، ص 18) چنانچہ بجائے اس غلطی کو تسلیم کرنے کے سیف یمانی میں منظور نعمانی دیوبندی نے بڑا زور لگایا ہے کہ یہ عبارت صحیح ہے۔

79۔ تھانوی کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا کی شان میں گستاخی

”ایک مرید صالح کو کثوف ہوا کہ احقر (اشرف علی تھانوی) کے گھر حضرت بی بی عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا میرا (اشرف علی تھانوی) کا ذہن معاشی طرف منتقل ہوا کہ (کس عورت ہاتھ آئے گی) اس مناسبت سے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور بن شریف پچاس سے زیادہ تھا حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔“ (رسالہ الامداد، ماہ صفر 1335ھ) کتنی بڑی گستاخی ہے کہ حضرت عائشہ کے گھر آنے کو جو رو کے ملنے سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ معاذ اللہ!

80 ﴿حضور ﷺ دیوبندیوں کے باورچی﴾

”ایک دن حاجی امداد اللہ صاحب نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھانجی آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کی بھانجی سے فرمایا اُنھ تو اس قابل نہیں کہ حاجی امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے، اس کے مہمان علماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔ (تذکرۃ الرشید جلد 1، ص 64۔ شام امداد یہ تھانوی ص 26) اس جھوٹے اور من گھڑت خواب کو لکھنے اور چھاپنے کا مقصد کیا ہے؟ یہی کہ علماء دیوبند کا مقام اتنا بلند ہے کہ وہ خاتون اس قابل نہیں تھی کہ دیوبند کے مولویوں کا کھانا پکائے بلکہ ان کا کھانا پکانے کیلئے حضور ﷺ جیسی ہستی ہونی چاہئے اس طرح معاذ اللہ حضور ﷺ کو باورچی بنادیا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)۔

81 ﴿حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا تھانوی کی نوکرانی کی طرح﴾

”گھر کی خدمت کرنے والی! شفیق احمد خادم حضور عالی خواب لکھتا ہوں جس کا حضور عالی (یعنی تھانوی) سے وعدہ کر آ یا تھا احقر نے خواب میں دیکھا کہ ماہ مبارک رمضان شریف ہے اور عشاء کا وقت ہے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا حضور عالی (یعنی تھانوی) کے در دولت میں تشریف فرما ہیں تراویح میں حضور انور کا قرآن پاک سننے کا ارادہ رکھتے ہوئے حضور کے در دولت میں صفوف (صفیں) کے بچھانے اور پردے ڈالوانے کے اہتمام میں رہی ہیں اس کے بعد احقر کی آنکھ کھل گئی۔“ (اصدق الروایہ، جلد 2، ص 50) ۱۔ پہلا کشف تو یہ تھا کہ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا (معاذ اللہ) تھانوی کے گھر آنیوالی ہیں لیکن اس کے خادم صاحب کے خواب نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے گھر پہنچا دیا نہ معلوم کیسے اس کو معلوم ہوا کہ یہ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں اس لئے کہ خواب میں تو کوئی ایسا اشارہ بھی نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو، یہ بھی حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا ایسی جگہ آ گئیں جہاں صفوف اور پردے کا بھی انتظام نہ تھا اور انہیں خود یہ اہتمام کرنا پڑا (معاذ اللہ) ۲۔ سب سے عجیب بات جو اس خواب کے جھوٹ پر دلالت کرتی ہے کہ کیا تھانوی نماز تراویح اپنے گھر پر پڑھا کرتے تھے یا مسجد میں؟ ۳۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ خادم نے یہ خواب پہلے تھانوی کو خود سنایا اور پھر اس سے وعدہ لیا کہ اس کو لکھ کر بھیجنا، چنانچہ اس نے وعدہ کے مطابق لکھ کر بھیج دیا اور تھانوی نے اس کو شائع کر دیا اور تحقیق کرنا لازمی نہ سمجھا کہ ایسا خواب سچا بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔

82 ﴿حضور ﷺ شریعت سے بے خبر تھے﴾

”اور اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) کو شریعت سے بے خبر پایا۔“ (ترمذی، قرآن، سورۃ النبی، از اشرف علی تھانوی)

83 ﴿حضور ﷺ اشرف علی تھانوی کی شکل میں﴾

مولوی نذیر احمد کیراوی اپنا خواب بیان کرتا ہے ”حضور آقائے نامدار ﷺ کو خواب میں اشرف علی کی شکل میں دیکھا اور حضور سیاحین بنوں والی زیب تن فرمائے ہوئے تھے جیسا اشرف علی تھانوی گاہے گاہے سیاحین پہنتے ہیں۔ (اصدق الروایہ، جلد 2، ص 2) (ایضاً) مبارک پور میں جب تھا تو میں نے حضور ﷺ کو آپ (اشرف علی تھانوی) کی صورت میں دیکھا فقط زیارت ہوئی کوئی بات چیت کی دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (اصدق الروایہ، جلد 2، ص 15) (ایضاً) اس خواب سے پہلے تین مرتبہ خواب دیکھے اور تینوں مرتبہ ہمارے مولانا اشرف علی تھانوی کی شکل میں حضور ﷺ نظر آئے، میں نے تینوں مرتبہ مصافحہ کیا مگر حضور بولے نہیں۔ (اصدق الروایہ، جلد 2، ص 25) (ایضاً) ایک اور صاحب اپنا خواب لکھ کر کہتے ہیں ”اس خواب سے پہلے تین مرتبہ خواب دیکھے اور تینوں مرتبہ ہمارے مولانا اشرف علی صاحب کی شکل میں حضور ﷺ نظر آئے میں نے تینوں مرتبہ مصافحہ کیا مگر حضور بولے نہیں۔“ (اصدق الروایہ، ص 37) انصاف کیجئے ان جھوٹے اور من گھڑت خوابوں کے شائع کرنے کا مطلب کیا ہے؟ عائشہ بی بی کہ تھانوی صاحب در پردہ رسول اللہ تھے (معاذ اللہ) یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تھانوی صاحب کی شکل میں متشکل ہو کر اس لئے نظر آتے تھے کہ ہم گویا تھانوی ہیں؟ (معاذ اللہ) اصل میں مریدوں کے ذہنوں میں یہ بیہانا مقصود ہے کہ تھانوی کو دیکھنا گویا حضور ﷺ کو دیکھنا ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں بہت بڑی گستاخی ہے۔

84 ﴿مدینہ پاک تھانہ بھون ہے﴾

”جیسا کہ مدینہ شریف میں (جیسا ویسا نہیں رہ سکتا) رہ کر میل چکیل والا نہیں رہ سکتا، اللہ کا شکر ہے حضرت حاجی صاحب کی برکت سے ایسا ویسا نہیں رہ سکتا۔“ (الافاضات الیومیہ، از اشرف علی تھانوی) نوٹ: تھانہ بھون وہ جگہ ہے جہاں اشرف علی تھانوی رہتا تھا۔

85 ﴿تھانوی کی مریدنی رسول اللہ ﷺ کی بغل میں﴾

تھانوی کی مریدنی کہتی ہے ”ایک جنگل ہے اور میں اس میں ہوں اور ایک تخت ہے کچھ اونچا سا اس پر زینہ (سیڑھی) ہے ایک میں اور دو تین آدمی ہیں ہم سب کھڑے ہیں حضور ﷺ کے انتظار میں اتنے میں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بجلی چمکی تھوڑی دیر میں حضور ﷺ تشریف لائے اور زینہ پر چڑھ کر میرے سے بغل گیر ہوئے اور مجھ کو زور سے کھینچ دیا جس سے سارا تخت ہل گیا حضور ﷺ بولے کیا تجھ کو پل صراط پر چلنے کی عادت ڈالتا ہوں صورت، شکل بالکل اشرف علی تھانوی جیسی ہے اتنے میں آنکھ کھل گئی۔“ (اصدق الروایہ، جلد 2، ص 23) کتنے شرمناک الفاظ ہیں کہ کہا کہ دو تین آدمی ہیں میں تخت پر ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے نہ ان دو تین آدمیوں کو سلام کیا نہ کلام بلکہ آتے ساتھ معاذ اللہ ایک غیر عورت سے دو تین آدمیوں کے سامنے بغل گیر ہو گئے اور اتنی زور سے دبا یا

کہ سارا تخت مل گیا وہ بھی ان دو تین آدمیوں کے سامنے، بتائے کوئی بزرگ یا عالم تشریف لائیں اور ان کے انتظار میں دو تین آدمی اور ایک عورت ازراہ عقیدت مندی کھڑی ہیں وہ بزرگ یا عالم آتے ہی اس عورت سے جھٹ جائیں اور اسے زور سے دبائے کہ سارا تخت ہلا کر رکھ دے نہ ان آدمیوں کو سلام اور نہ کلام تو ان آدمیوں پر اس کا کیا اثر ہوگا، اور پھر اس بات کو شائع کر دیں تو پڑھنے والوں کی نظر میں اس بزرگ یا عالم کی حیثیت کیا ہوگی۔

86 ﴿ سیدہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سینے سے چمٹایا

مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی فضل الرحمن کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ”ہم نے خواب میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹالیا۔“ (الافاضات الیومیہ ملفوظات تھانوی)

87 ﴿ گنگوہی اور نانوتوی میان بیوی

خلیفہ تھانوی مولوی عاشق الہی میرٹھی لکھتے ہیں ”آپ (یعنی رشید گنگوہی) ایک مرتبہ خواب بیان فرمانے لگے کہ مولوی قاسم نانوتوی عروس (دہن) کی صورت میں ہیں اور میران سے نکاح ہوا ہے جس طرح زن و شوہر (میاں بیوی) میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے۔“ پھر خود ہی تعبیر فرمائی کہ ”آخر ان کے بچوں کی کفالت کرتا ہوں۔“ (تذکرۃ الرشید، ج 2، ص 289، تحریر: عاشق الہی میرٹھی) گنگوہی کا وہ صرف خیال نہیں بلکہ پختہ خیال تھا یہ مولوی اشرف علی تھانوی سے پوچھئے وہ فرماتے ہیں کہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ دن میں جس بات کا خیال زیادہ تر بسا رہتا ہے وہی رات میں خواب کی شکل میں نظر آتا ہے خیال ہی تو تھا جو بند گیا چنانچہ خواب کے متعلق تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے خواب کی حقیقت تو اکثر یہ ہوتی ہے کہ دن بھر جو خیالات ہمارے دماغ میں بسے ہوئے رہتے ہیں وہی رات کو سوئے میں اسی صورت میں یا کسی دوسری صورت میں نظر آ جاتے ہیں۔ (الافاضات الیومیہ، ج 5، ص 55) ہم نے اوپر گنگوہی صاحب کا خواب پھر خیال بیان کیا تو اب وہ واقعہ پیش کرتے ہیں جو خواب و خیال تھا وہ یمن المتقین ہو گیا، گویا وہ خواب جو گنگوہی کی عین مراد بن کر بحرے مجمع میں دغنا تا ہوا تشریف لایا چنانچہ ”مولانا حبیب الرحمن نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہی کی خانقاہ میں مجمع تھا، حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ، حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے مگر حضرت (گنگوہی) نے پھر فرمایا تو مولانا بہت ادب کے ساتھ چٹ لیٹ گئے، حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کروٹ کر کے اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کو عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے، مولانا (نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے، حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہہ دو۔ (ارواحِ ثلاثہ، حکایت 305، ص 248، تحریر: امیر شاہ خان، قاری محمد طیب، اشرف علی تھانوی) کیا انہیں رات دن ہم جنس پرستی کے خیال ہی آتے رہتے تھے؟ حالانکہ یہ اتنا خطرناک فعل بد ہے جس سے انسان تو انسان شیطان بھی خوف کھاتا ہے چنانچہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مرد مرد پر سوار ہوتا ہے تو شیطان اس خوف سے بھاگ جاتا ہے کہ کہیں یہ لعنت اس پر نہ آ جائے۔

88 ﴿ شان رسالت اور اشرف علی تھانوی کا علم

”دارالعلوم دیوبند کے بڑے جلسہ دستار بندی میں بعض حضرات اکابر نے ارشاد فرمایا، کہ اپنی جماعت کی مصلحت کیلئے حضور سرور عالم ﷺ کے فضائل بیان کئے جائیں، تاکہ اپنے مجمع پر جو وہابیت کا شبہ ہے وہ دور ہو، یہ موقع بھی اچھا ہے، کیوں کہ اس وقت مختلف طبقات کے لوگ موجود ہیں، حضرت والا (اشرف علی تھانوی) نے باادب عرض کیا کہ اس کیلئے روایات کی ضرورت ہے اور وہ روایات مجھ کو متحضر (یاد) نہیں۔ (اشرف السوانح، ج 1، ص 130، تحریر: خواجہ عزیز الحسن و مولوی عبدالحق) حضور سرور عالم ﷺ کے فضائل کا بیان ایمان بلکہ جانِ ایمان ہے وہ مسلمان ہی کیا جو حضور ﷺ کے فضائل سننے نہ سنائے، حضور ﷺ کے فضائل کا بیان روایات ہی میں نہیں قرآن کی آیات میں بھی ہے بلکہ قرآن دراصل ہے ہی حضور ﷺ کے فضائل پر مشتمل، حضرت والا کو اگر روایات یاد نہ تھیں تو قرآن کی آیات ہی سے ایمان افروز موضوع پر بیان کر سکتے تھے، اے کاش حضرت والا کے پاس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”تجلی المتقین“ ہی ہوتی، اور وہ اسے اگر ایک نظر دیکھ لیتے تو اس پیارے موضوع پر یوں ہی بولنے کہ درخت بھی سر کا ﷺ کے فضائل سن کر جھوم اٹھتے لیکن نہیں فضائل مصطفیٰ ﷺ کا بیان کرنا ان کے نصیب میں کہاں، اور غور فرمائیے کہ وہ نبی پاک ﷺ کی تعریف مصلحت کی بنا پر اپنے اوپر وہابیت کے گدے لیل کو صاف کرنے کیلئے بیان کرنا چاہتے تھے آج بھی یہ لوگ دوسروں کو دھوکہ دینے کیلئے کھل سیرت النبی، محفل ذکر مصطفیٰ اور اولیاء اللہ کا نفرنسیں وغیرہ کروا کے اپنے اباؤ اجداد کی یہی منافقانہ چال چلتے ہیں، اور جوان کے قابو میں آ جاتا ہے آہستہ آہستہ اسے اپنے برے عقائد میں پھسالیے ہیں۔

89 ﴿ دیوبندیوں کے مجدد کا بچپن

”تھانوی صاحب نے فرمایا کہ ایک روز میں پیشاب کر رہا تھا بھائی صاحب نے آ کر میرے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا ایک روز ایسا کہ بھائی پیشاب کر رہے ہیں میں نے ان کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔“ ”ایک مرتبہ میرٹھ میں میاں الہی بخش صاحب مرحوم کی کوٹھی میں جو مسجد تھی سب نمازیوں کے جوتے جمع کر کے اس کے شامیانہ پر پھینک دیئے نمازیوں میں غل جچا کہ جوتے کیا ہوئے ایک شخص نے کہا کہ یہ لٹک رہے ہیں مگر کسی نے کچھ نہیں کہا۔“ ”فرمایا کہ ایک صاحب تھے سیکری کے ہماری سوتلی والدہ کے بھائی بہت ہی نیک اور سادہ آدمی تھے والد صاحب نے ان کو ٹھیکہ کے کام پر رکھ چھوڑا تھا ایک مرتبہ کمریٹ سے گرمی میں بھوکے پیاسے پریشان گھرائے اور کھانا نکال کر کھانے میں مشغول ہوئے گھر کے سامنے بازار ہے میں نے سڑک پر سے ایک کتے کا

پلہ چھوٹا سا پکڑ کر گھر آ کر ان کی دال کی رکابی میں رکھ دیا بیچارے روٹی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور کچھ نہیں کہا۔“ ۶۰۔ ”ایک روز سب لڑکوں اور لڑکیوں کے جوتے جمع کر کے ان کو برابر رکھا اور ایک جوتے کو سب کے آگے رکھا وہ گویا کہ امام تھا اور رنگ کھڑے کر کے اس پر پکڑے کی چھت بتائی وہ مسجد قرار دی۔“ (ملفوظات حکیم الامت، ج 4، ص 260-262، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

90۔ امت دیوبندیہ کے حکیم الامت اور مجدد اشرف علی تھانوی کی زندگی کے چند حیران کن واقعات

۶۱۔ ”اشرف علی تھانوی صاحب نے فرمایا ایک دفعہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر میں مزاج میں آتا میں نے کہا مزاج ذکر میں کہاں؟ مزاج تو مادی (مٹی) میں ہوتا ہے جو بیوی سے ملا سمیت (بیوی سے ہمبستری کرنے) کے وقت خارج ہوتی ہے یہاں کہاں مزاج سمونڈتے پھرتے ہو۔“ (الافاضات الیومیہ، ج 6، ص 61، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

91۔ ”خواجہ عزیز الحسن نے ایک دفعہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب سے عرض کی کہ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش میں عورت ہوتا اور حضور (تھانوی) کے نکاح میں آتا، اس انگلیہار محبت پر تھانوی صاحب نے غایت درجے سرور (حد سے زیادہ خوش) ہو کر بے اختیار ہنستے ہوئے فرمایا آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا ثواب ملے گا۔“ (اشرف السوانح، ج 2، ص 64)

92۔ ”مولوی اشرف علی تھانوی صاحب مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ بعد نماز جمعہ اپنی ایک مجلس معرفت میں بے حیا عورت کی حیا کی مثال دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک شخص کسی کے مکان پر اس کو دریافت کرنے آیا تو اس کی بیوی نئی بیاہی ہوئی تھی، زبان کیسے بولے اور تھلا نا ضرور تھا، اس لئے کہا تو نہیں لہنگا اٹھا کر اور موت کر اور اس پر کو بچاند کر گئی جس سے تھلا دیا کہ دریا پار گیا ہے بس یہ شرم کی کہ منہ سے تو نہیں بولی اور شرم گاہ دکھادی۔“ (الافاضات الیومیہ، ج 2، ص 28) انتباہ! یہ واقعات معمولی مولوی کے نہیں دیوبندی فرقہ کے مجدد کے ہیں۔

93۔ تھانوی کے ماموں کی کھانی تھانوی صاحب کی زبانی

”اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ اس حفاظت شریعت کا ایک اور واقعہ یاد آیا کہ ماموں صاحب حیدر آباد سے اول بار کانپور تشریف لائے تو چونکہ جملے بھنے بہت تھے، ان کی باتوں سے لوگ بہت متاثر ہوئے، عبدالرحمن صاحب مالک مطیع نظامی بھی ان سے ملنے آئے اور ان کے حقائق و معارف سن کے بہت معتقد ہوئے، عرض کیا کہ حضرت وعظ فرمائیے تاکہ سب مسلمان متقنع ہوں (فائدہ اٹھائیں)، ماموں صاحب نے اس کا جواب عجیب آزدانہ و زندانہ دیا کہ خان صاحب میں اور وعظ صلاح کا رکھاؤ من خراب کیا (کہ لوگوں کی اصلاح کرنے والا وعظ کہاں اور میں خراب کہاں)، پھر جب زیادہ اصرار کیا تو کہا کہ ہاں ایک طرح سے کہہ سکتا ہوں اس کا انتظام کر دیجئے، عبدالرحمن خان صاحب بیچارے تین بزرگ تھے سمجھے کہ ایسا طریقہ کیا ہوگا کہ جس کا انتظام نہ ہو سکے یہ سن کر بہت اشتیاق سے کے ساتھ پوچھا کہ حضرت وہ طریقہ خاص کیا ہے ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل نیگا ہو کر بازار میں ہو کر نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل (مرد کے چھوٹے پیشاب کی جگہ) کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچاتے جائیں بھڑواہے رے بھڑواہے رے بھڑواہے رے بھڑواہے اور اس وقت میں حقائق و معارف بیان کروں۔ (الافاضات الیومیہ، ج 9، ص 212، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) ماموں نے تو شریعت سے مذاق اڑایا لیکن بھانجے کو کیا سوچھی کہ وہ حکیم الامت اور مجدد زمان ہو کر اس کے متسخر و مذاق کو کیوں بیان فرمایا، لیکن چونکہ مجدد صاحب بچپن سے ہی ایسی لذیذ اور چٹ پٹی باتوں سے جی بھلاتے تھے تو پھر کیا کریں۔

94۔ اللہ تعالیٰ کو چال باز لکھ دیا

”(ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور ادھر خدا چال چل رہا تھا اور خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔“ (ترجمہ قرآن، سورہ انفال، آیت 30، از فتح محمد جالندھری دیوبندی)

95۔ دیوبندیوں کے نزدیک قائد اعظم محمد علی جناح کا فر تھے

”دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمن نے بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہماری نظر میں وہ مسلمان بھی نہیں تھے، وہ نہ تو نماز پڑھتے تھے نہ ہی روزہ رکھتے تھے۔“ (اداریہ روزنامہ نوائے وقت لاہور، 29 اگست 2005ء)

96۔ قرآن پر پیشاب

”ایک دفعہ ایک بندے نے عرض کی کہ میں نے خواب دیکھا ہے میرا اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے حضرت (تھانوی) نے فرمایا میاں بیان تو کرو، ان صاحب نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن پر پیشاب کر رہا ہوں، حضرت (اشرف علی تھانوی) نے فرمایا یہ تو اچھا خواب ہے۔“ (مزید التجید، ص 166، الافاضات الیومیہ، ج 7) تبصرہ: آپ اندازہ لگائیں کہ قرآن پاک پر پیشاب کرنے کو اچھا خواب لکھا ہے حالانکہ قرآن پاک کے اوپر کوئی چیز رکھنے کی بھی شریعت میں ممانعت ہے اور پیشاب ایسی گندی چیز ہے جس سے اپنے آپ کو تہ پچانے والا دوزخ کا حقدار ہے اور تھانوی صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ اچھا خواب ہے! مستغفر اللہ!

97۔ دیوبندیوں کا خدائی دعویٰ

اشرف علی تھانوی صاحب اپنے ہیرو مرشد کی شان میں لکھتے ہیں کہ ”حضرت کی ایک خادمہ تھی جن کا نام پیرانی صاحبہ تھا وہ نقل کرتی ہیں کہ ایک بار میرے بچے حج کو آتے تھے آگبوت (یعنی جہاز) تباہی

میں آگیا حالت مایوسی میں انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک طرف حاجی صاحب اور دوسری طرف حافظ جیو صاحب آگہوت کو شانہ (کندھا) دیئے ہوئے تباہی سے نکال رہے ہیں صحیح معلوم ہوا کہ آگہوت دودن کا راستہ طے کر کے صحیح و سالم کنارے پر لگ گیا (امداد المصالح الی اشرف الاخلاق، ص 119 اشرف علی تھانوی) اگر بات یہی پر ختم ہو جاتی تو پھر بھی ان کی توجیہ کو ٹھیں تو لگتی مگر اس قدر تباہی نہ ہوتی جس قدر اس واقعہ کے آگے نقل کرنے کے سبب ہوئی اب اس کے بعد کا حصہ بھی ملاحظہ فرمائیں ”فرمایا کہ مجھ کو کیا معلوم قائل حقیقی خداوند کریم ہے کیا عجب کہ صحیح ہود و سروس کے لباس میں آ کر خود مشکل آسان کر دیتا ہے اور نام ہمارا تمہارا ہوتا ہے۔“ (امداد المصالح الی اشرف الاخلاق، ص 119، مطبوعہ ممتاز اکیڈمی لاہور، از اشرف علی تھانوی)

اس واقعہ پر ہمارے چند سوال و بانیوں دیوبندیوں سے ہیں کہ حاجی صاحب اور میاں جیو صاحب کو یہ کیسے پتہ چل گیا کہ ان کے غلام ڈوب رہے ہیں؟ کیا مردے مدد کرتے اور کیا دیکھتے سنتے ہیں؟ پیرانی صلابہ نے یہ واقعہ بیان کر کے اور اشرف علی تھانوی نے یہ واقعہ لکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ انسان کی شکل میں آ کر مدد کرتا ہے اور وہ شکل ان کے پیر کی ہے کیا یہی توحید ہے؟ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجسم خدا ہیں یعنی اللہ تعالیٰ جسمانی شکل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن کر آیا۔ (معاذ اللہ)

98۔ گنگوہی کا قلم عرش کے پار چلتا ہے

تذکرۃ الرشید کا مصنف لکھتا ہے ”جس زمانے میں مسئلہ امکان کذب پر آپ کے مخالفین نے شور مچایا اور تکفیر کا فتویٰ شائع کیا، سائیں توکل شاہ اقبالوی کی مجلس میں کسی مولوی نے حضرت امام ربانی (یعنی گنگوہی) کا ذکر کیا اور کہا کہ امکان کذب باری کے قائل ہیں یہ سن کر سائیں توکل شاہ نے گردن جھکالی اور تھوڑی دیر مراقبہ کر منہ اوپر اٹھا کر اپنی پنجابی زبان میں یہ الفاظ فرمائے لوگو تم کیا کہتے ہو؟ میں مولوی رشید احمد گنگوہی کا قلم عرش کے پرے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔“ (تذکرۃ الرشید، ج 2، ص 322، تحریر: عاشق الہی میرٹھی) کیا سمجھے آپ؟ کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ گنگوہی صاحب کے قلم کی لمبائی عرش کی سرحد کو پار کر گئی بلکہ اس تشبیہ سے یہ دعویٰ کرنا مقصود ہے کہ تقدیر الہی کے نوشتے گنگوہی کے رشتات قلم سے لکھے جاتے ہیں۔

99۔ گنگوہی کی زبان زبان الہی ہے

”مولوی ولایت علی صاحب فرماتے ہیں کہ میرے ہمراہ سفر حج میں ایک حکیم صاحب سائیں اقبال تھے جو حاجی (امداد اللہ) صاحب کے مرید تھے اسی تعلق سے ان کو حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) کے ساتھ تعارف بلکہ غایت درجہ عقیدت تھی وہ فرمانے لگے، میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ مولانا (گنگوہی) کی زبان سے جو بات نکلتی ہے تقدیر الہی کے مطابق ہے۔ (تذکرۃ الرشید، ج 2، ص 219-218) یہ خبر اگر صحیح ہے تو اس کی صحت کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو گنگوہی جملہ مقدرات پر مطلع تھے کہ زبان اس کے خلاف کھلتی ہی نہیں تھی یا پھر ان کے منہ میں زبان نہیں تھی بلکہ کن کی کنجی تھی جو بات منہ سے نکلی وہ کائنات کا مقدر بن گئی ان دونوں باتوں میں سے جو بات بھی اختیار کر لی جائے دیوبندی مذہب پر دین و دیانت کا ایک خون ضروری ہے۔

100۔ دیوبندیوں کا تبرک

قاسم نانوتوی کی نانی صاحبہ کے متعلق لکھتے ہیں ”جس مریض کو تین سال مرض اسہال میں اس طرح گزریں کہ کروٹ بدلنا بھی دشوار ہو تو اس کے متعلق یہ خیال بے موقع نہ تھا کہ بستر کی بدبو دھو بی بیہاں بھی نہ جائے گی، مگر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ غسل کیلئے چار پانی سے اتارنے پر پوترے (پاخاندہ لگے ہوئے کپڑے) نکالے گئے جو نیچے رکھ دیئے جاتے تھے تو ان میں بدبو کی جگہ خوشبو اور ایسی نرالی مہک پھوٹی تھی کہ ایک دوسرے کو سنگھاتا اور ہر مرد عورت تعجب کرتا، چنانچہ بغیر دھلوئے ان کو تبرک بنا کر رکھ لیا گیا۔“ (تذکرۃ الخلیل، ص 97-96، تحریر: عاشق الہی میرٹھی) حالانکہ دیوبندی علماء اور پیروں کے مرنے کے بعد ان کے چہرے نہیں دکھائے جاتے ابھی کچھ عرصہ پہلے مولوی خان محمد کنڈیاں والے جسے ختم نبوت کا سرخیل کہا جاتا ہے وفات پا گئے تو ان کا منہ بھی نہ دکھایا گیا، تفصیل کیلئے مفتی فیض احمد اویسی صاحب کی کتاب ”گستاخوں کا نر انجم“ کا ضرور مطالعہ کریں۔

101۔ قرآن میں لفظی تحریف (تبدیلی رد و بدل)

”میں (انور شاہ) کہتا ہوں کہ لازم آتا ہے اوپر اس مذہب کے کہ ہو قرآن بھی تحریف شدہ کیونکہ بیشک معنوی نہیں ہے تھوڑی اس میں بھی اور جو بات ثابت ہے، میرے نزدیک یہ ہے کہ تحریف ہے اس میں لفظی بھی تاہم یہ جو ہے ارادے سے ہے ان کے (صحابہ کے) یا مغالطے (غلطی) سے ہے پس اللہ خوب جانتا ہے یہ بات۔“ (فیض الباری، ج 3، ص 398، تحریر: انور شاہ کاشمیری) اگر مولوی صاحب کی اس بات کو مان لیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ ہم نے اسے نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں اور یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، کا کیا بنے گا اور اگر قرآن میں لفظی تحریف مان لی جائے تو کس چیز پر ایمان لایا جائے گا؟، پھر قرآن اور دوسری کتابوں میں کیا فرق رہ گیا۔

102۔ حضرت علیؑ نے سید احمد کو نبھلایا اور سیدہ فاطمہؑ نے کپڑے پہنانے

”سید صاحب نے ایک روز خواب میں ولایت ماب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا، حضرت علیؑ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے غسل دیا اور اپنے ہاتھ مبارک سے سید صاحب کی خوب شست و شو (صفائی) کی جیسے ماں باپ اپنے بچہ کو نبھلاتے وقت شست و شو (صفائی) کرتے ہیں، اور حضرت فاطمہؑ نے آپ کو عمدہ لباس پہنایا۔“ (صراط مستقیم (اردو) ص 189، مطبوعہ کتب خانہ رحیمہ دیوبند (یو پی)، تحریر: اسماعیل دہلوی) اس پر کیا تبصرہ لکھا جائے کہ سیدہ الفداء رضی اللہ عنہا کی شان میں کتنی بڑی گستاخی ہے کہ انہوں نے پچیس سالہ شاہ صاحب کو

خس کے بعد کپڑے پہنائے، شاید اسی لئے پٹھانوں نے اس بد بخت اسماعیل دہلوی کو دھمک دیا۔

103 ﴿ دیوبندی بچیوں کیلئے تھانوی جی کا خاص تحفہ

”بہشتی زیور اشرف علی تھانوی نے صرف عورتوں کیلئے لکھی تھی لیکن اس میں ذیل طبی چٹکے درج فرمائے۔۔۔ ایک صورت یہ ہے عضو تناسل (مرد کے چھوٹے پیشاب کی جگہ) جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہو جاوے۔ (بہشتی زیور، ج 11، ص 134، از اشرف علی تھانوی) یہ خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل میں کوئی نقص پڑ جائے اس کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو۔ (بہشتی زیور، ج 11، ص 133، از اشرف علی تھانوی) دوسرے یہ کہ خواہش بدستور ہے مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے جس سے جماعت پر پوری قدرت نہ ہو۔ (بہشتی زیور، ج 11، ص 136، از اشرف علی تھانوی) جب خضیہ کا اوپر کو چڑھ جانا اس مرض سے چنگ بھی ہو جاتی ہے۔ (بہشتی زیور، ج 11، ص 14، از اشرف علی تھانوی) نوٹ: دیوبندی مولوی جب عضو مخصوص کے مختلف تصورات و حالات کے اسباق اپنی دیوبندی نوجوان دوشیزاؤں کو پڑھاتے ہوئے تو پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے شاید۔۔۔ اور جب لڑکیاں اس کتاب کا مطالعہ کرتی ہوں گی تو خیال ہی خیال میں اپنے محبوب کے ان حصوں کا تصور کر کے کہاں تک جاتی ہوں گی۔ یاد رہے کہ کتاب بہشتی زیور صرف لڑکیوں کیلئے لکھی ہے، چنانچہ اشرف علی تھانوی صاحب خود لکھتا ہے کہ مدت دراز سے اس خیال میں تھا کہ عورتوں کو اہتمام کر کے علم دین کو اردو ہی میں کیوں نہ ہو ضرور سکھایا جائے (بہشتی زیور 3) آخر 1320ھ میں جس طرح بن پڑا خدا کا نام لے کر اس کو شروع کر دیا اور نام اس کی مناسبت مذاق نسوان کے بہشتی زیور رکھا گیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ لڑکیوں کے درس میں عام طور سے یہ کتاب داخل ہوگئی ہے ناظرین خصوصاً لڑکیاں دیکھ کر خوش ہوں اور مضامین کتاب ہذا میں ان کو زیادہ رغبت ہو۔ (بہشتی زیور ج 1) چنانچہ آج تقویۃ الایمان کے بعد بہشتی زیور کرہ دیوبندی کے گھر میں ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے تجربہ کر لیں کہ دیوبندی ہو اور اس کے گھر میں یہ دو کتابیں نہ ہوں یہ نہیں ہو سکتا بلکہ ہر دیوبندی اپنی لڑکی کو جہیز میں بہشتی زیور جو کئی رنگوں میں چھاپا گیا ہے دینا لازم سمجھتا ہے۔

104 ﴿ زیارت شیخ زیارت نبی ﷺ

”جنہوں نے حضرت شیخ (امداد اللہ مہاجرینی) کو دیکھا گویا انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا اور جنہوں نے مولانا سے حدیث پڑھی انہوں نے گویا حضور ﷺ سے پڑھی۔“ (قصص الاکابر، ص 100، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، تحریر اشرف علی تھانوی) بلا تیرہ

105 ﴿ تبلیغی جماعت کے کارکنوں کا مقام

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس صاحب تبلیغی جماعت کے کارکنوں کا انبیاء سے موازنہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”اگر حق تعالیٰ کسی کو لینا نہیں چاہے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں مل سکتا اور کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔“ (مکاتیب الیاس، ص 107، تحریر: مولوی الیاس)

106 ﴿ مولوی الیاس مثل انبیاء؟

”کنتم خیر امة کی تفسیر خواب میں القا ہوئی کہ تم مثل انبیاء علیہم السلام لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو۔“ (املفو خات الیاس، ص 51، تحریر: مولوی الیاس)

107 ﴿ نبی کریم ﷺ پر الزام تراشی

”اور قبل الدخول (آپس میں ہمستری سے پہلے) طلاق دو تو اس عورت پر عذت لازم نہ ہوگی، جیسا کہ ذنب کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے بلا عذت نکاح کر لیا۔“ (بلد الخیر، ص 267، تحریر: مولوی حسین علی) یہ رسول اللہ ﷺ کی ذات باریکات پر الزام تراشی کرتے ہوئے سنگین گستاخی کا مرتکب ہوا ہے، حالانکہ حدیث شریف میں ہے ”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت ذنب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عذت پوری ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم ذنب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو۔“ (صحیح مسلم شریف) حدیث شریف کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی مولوی تو امام الانبیاء ﷺ پر بھی الزام تراشی سے باز نہیں آئے۔

108 ﴿ نبی کریم ﷺ سے کمال مشابہت

”آپ (سید احمد) کی ذات والا صفات ابتداء فطرت سے جناب رسالت اب علیہما افضل الصلوات والتسلیمات کی کمال مشابہت پر پیدا کی گئی تھی۔“ (صراط مستقیم، ص 4، تحریر: مولوی اسماعیل دہلوی)

109 ﴿ اپنے والد صاحب حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسینؑ سے بھی اعلیٰ

”حضرت امام حسنؑ کو سات سال کی عمر میں تیرہ حدیثیں یاد تھیں۔۔۔ حضرت امام حسینؑ کو چھ سال کی عمر میں آٹھ حدیثیں یاد تھیں۔۔۔ میرے والد صاحب کا جب دووہ چھڑ لیا گیا تو پاؤں پارہ حفظ ہو چکا تھا۔“ (فضائل اعمال، ص 211-209، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور، تحریر: مولوی زکریا)

110 ﴿ تحریک پاکستان میں علماء دیوبند کا کردار

مولوی ظفر علی خاں دیوبندی تحریک پاکستان کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ”احرار شریعت کے امیر مولانا سید عطاء اللہ بخاری نے امر وہی میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جو مسلم لیگ کو ووٹ دیں، وہ سؤر

ہیں اور سو رکھانے والے ہیں۔۔۔ پھر میرٹھ میں مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی صدر مجلس احرار اس قدر جوش میں آئے کہ دانت پیستے جاتے تھے، غصہ میں آکر ہونٹ چباتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ دس ہزار جینا (قائد اعظم محمد علی جناح) اور شوکت اور ظفر جواہر لعل نہرو کی جوتی کی ٹوک پر قربان کیے جاسکتے ہیں۔“ (چمنستان، ص 109، مطبوعہ الفضل پبلشران و تاجران اردو بازار لاہور، تحریر: مولوی ظفر علی خاں)

111۔ نبوت کیلئے دیوبندیوں اور مرزانیوں میں خانہ جنگی

دیوبندیوں کے شیخ الفیہ مولوی احمد علی لاہوری رقمطراز ہیں ”مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی اور یہ نبوت اب مجھے وحی کی مفتوحوں (فائدوں) سے نواز رہی ہے۔“ (تجلی دیوبند جنوری 1957) (ایضاً) کاش ہم حرمائے نصیب قطب الاقطاب (مولوی احمد علی لاہوری) کی ہفت روزہ صحبت سے مستفید ہوتے (فائدہ اٹھاتے)۔ (خدام الدین لاہور 20 اپریل 1962ء ص 8) (ایضاً) ربیع علامہ احمد علی کی ہر چغلی میں نبوت کے سراج علم کی ترویج دیکھی۔ (خدام الدین لاہور، 24 مئی 1962ء)

112۔ گاندھی جی کی جنمے

”جس وقت مولانا محمود الحسن کا موٹر چلا تو ایک دم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا، اس کے بعد گاندھی جی کی جنمے، مولوی محمود الحسن کی جنمے کے نعرے بلند ہوئے۔“ (الافاضات الیومیہ، اشرف علی تھانوی)

113۔ دیوبندی دھرم میں ہندوؤں والے نام رکھنا جائز ہے

”مولوی عطاء اللہ بخاری نے دیناج پور جیل میں اپنا نام پنڈت کرپارام برہمچاری ظاہر کیا اور اس نام سے اپنے احباب کو خط لکھے۔“ (عطاء اللہ شاہ بخاری، ص 37)

114۔ ”سنو میں (احمد علی لاہوری) کہتا ہوں کہ اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ گنگارام رکھو، نماز چنگ نہ ادا کرو، زکوٰۃ پائی پائی گن کر دو، حج فرض ہے تو کر کے آؤ اور پورے رمضان کے تیسوں روزے رکھو تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تم یکے مسلمان ہو۔“ (خدام الدین، 22 فروری 1964ء)

115۔ نبی ﷺ کی نسبت سے نام رکھنا شرک

”عبدالنبی، عبدالرسول، علی بخش، حسین بخش نام رکھنا شرک ہے۔“ (بہشتی زیور، ص 145 از اشرف علی تھانوی)

116۔ عوام کا اعتقاد یا گدھے کا عضو مخصوص

”عوام کے اعتقاد کیلئے کمالات کے اظہار پر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب اس اعتقاد کی ایک مثال بیان فرمایا کرتے تھے ہے تو بخش مگر ہے بالکل چسپاں، فرمایا کرتے تھے کہ عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے کہ جیسے گدھے کا عضو مخصوص بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتا ہی نہیں واقعی عجیب مثال ہے۔“ (ملفوظات حکیم الامت، ج 3، ص 255، اشرف علی تھانوی)

117۔ کالج میں میلاد النبی واجب اور باقی جگہ بدعت

”مولود شریف (یعنی میلاد النبی) اور جگہ تو بدعت ہے مگر کالج میں جائز بلکہ واجب ہے کیونکہ اس بہانہ سے وہ کبھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر شریف اور آپ ﷺ کے فضائل و معجزات سن لیتے ہیں تو اچھا ہے اسی طرح حضور ﷺ کی عزمت و محبت ان کے دلوں میں قائم رہے۔“ (ملفوظات حکیم الامت، ج 21، ص 326، اشرف علی تھانوی)

118۔ اور جب استنجاء کے ڈھیلے سونا بن گئے

”فرمایا کہ شاہ عبدالرزاق صاحب بھیجھانوی کے صاحبزادے کو کیا کیا کا شوق تھا ایک مرتبہ شاہ صاحب استنجاء فرما رہے تھے اور یہ صاحبزادے کچھ دوائیاں کیما کی لئے ہوئے کھڑے تھے بعد فراغ ڈھیلا پتھر پر مارا پتھر سونا ہو گیا ایک سونا اس میں سے کچھ کاٹ کر لے گیا پھر شاہ صاحب نے فرمایا کہ بھائی اگر کوئی اس کو اٹھا کر لے گیا تو نمازیوں کو تکلیف ہوگی پھر دعا کی وہ پتھر ہو گیا۔“ (ملفوظات حکیم الامت، ج 18، ص 136، اشرف علی تھانوی)

119۔ عورت کی فرج (چھوٹے پیشاب والی جگہ) میٹھی تھی نہ کڑوی

”ایک سلسلہ گفتگو میں مولانا تھانوی صاحب نے فرمایا۔۔۔ کتب کے لڑکوں نے حافظ جی کو نکاح کی ترغیب دی کہ حافظ جی نکاح کر لو بڑا احرا ہے، حافظ جی نے کوشش کر کے نکاح کیا اور رات بھر روٹی (فرج کے ساتھ) لگا لگا کر کھائی مزا کیا خاک آتا، صبح کو لڑکوں پر خفا ہوتے ہوئے آئے کہ سرے کہتے تھے کہ بڑا احرا ہے بڑا احرا ہے ہم نے روٹی لگا کر کھائی ہمیں تو نہ نمکین معلوم ہوئی نہ میٹھی نہ کڑوی، لڑکوں نے کہا کہ حافظ جی مارا کرتے ہیں آئی شب حافظ جی نے پیچاری کو خوب زد و کوب کیا دے جوتا دے جوتا، تمام محلہ جاگ اٹھا اور جمع ہو گیا اور حافظ جی کو برا بھلا کہا، پھر صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ سرور نے حق کر دیا رات ہم نے مارا بھی کچھ بھی مزا نہ آیا اور رسوائی بھی ہوئی، تب لڑکوں نے کھول کر حقیقت بیان کی کہ مارنے سے یہ مراد ہے اب جو شب آئی تب حافظ جی کو حقیقت متکشف ہوئی، صبح کو جو آئے تو مونچھ کا ایک ایک بال کھل رہا تھا اور خوشی میں بھر ہوئے تھے۔“ (ملفوظات حکیم الامت، ج 6، ص 121)

120۔ ہندو گیارہویں دیے تو سنت اور مسلمان دیے تو گناہ

”اشرف علی تھانوی صاحب نے فرمایا کانپور میں ایک ہندو گیارہویں دیتا تھا مجھ سے ایک آدمی نے پوچھا میں نے کہا اس کیلئے جائز ہے اس کی گیارہویں پر فاتحہ دلایا کرو، مسلمان کیلئے تو گناہ ہے اور اس کے لئے تو سنت ہے، ایک شخص کی ایک بات بڑی پسند آئی اس نے کہا مولود شریف (میلا دالٹی) دیوبند اور تھانہ بھون میں بدعت ہے اور علی گڑھ کالج میں عبادت ہے۔“ (ملفوظات حکیم الامت، ج 15، ص 42، از اشرف علی تھانوی)

121۔ قرآن پر پیشاب اچھا خواب ہے اللہ تجھے بیٹا دے گا

”ایک شخص مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے پاس روتے ہوئے آئے حضرت نے فرمایا کیا بات ہے اس نے کہا میں نے ایسا خواب دیکھا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے، حضرت نے فرمایا کہ بیان تو کرو ان صاحب نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں، حضرت نے فرمایا یہ تو بہت اچھا خواب ہے، تمہارے لڑکا پیدا ہوگا اور حافظ ہوگا۔“ (ملفوظات حکیم الامت، ج 15، ص 182، از اشرف علی تھانوی)

122۔ سفید جھوٹ

اکابر کی حق پرستی کے زیر عنوان لکھتے ہیں ”فرمایا حضرت مولانا گنگوہی نے ایک بار مولوی بیگنی صاحب سے فرمایا کہ بریلی سے جو رسائل آئے ہیں وہ مجھ کو سنانا تاکہ جو بات ہمارے اندر غلطی کی ہے اس سے ہم رجوع کر لیں، انہوں نے کہا کہ ان میں گالیوں کے سوا اور کیا ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے ہمارے حق پرستی کا کہ اپنے دشمن کے صحیح قول کو قبول کرنے کو تیار ہیں۔“ (ملفوظات حکیم الامت، ج 14، ص 146، از اشرف علی تھانوی) تبصرہ: جب سے دیوبندیوں نے یہ گستاخانہ کتابیں لکھیں ہیں علماء اہلسنت ان کے وہابیات عقائد کو بیان کر کے انہیں سمجھا رہے ہیں لیکن انہوں نے کسی ایک عقیدہ سے بھی رجوع (توبہ) نہیں کیا بلکہ اپنے علماء کے غلط عقائد کے تحفظ میں صفحوں کے صفحے کا لے کر دیئے اور اعلیٰ حضرت کو دیوبندیوں کے غلط عقائد کی نشاندہی پر ایشیاب الٹا قب میں مولوی حسین احمد مدنی نے 600 سے زائد گالیاں دے کر گالیوں کا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً وہابیوں کی اس وبا سے ضروری اعلان: انشاء اللہ آئندہ قسط میں ”دیوبندیوں کی پاکستان اور اسلام دشمنی، ہندو فوازی نیز انگریز کا ایجنٹ“ ہونے کے حوالہ جات دیئے جائیں گے

منافقوں کی چند نشانیاں:

☆ حضور نبی اکرم ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخوہصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے! حضور ﷺ نے فرمایا تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کریگا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن مار دوں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے اور بھی ہمراہی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف)

☆ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں اختلاف و افتراق کا واقع ہونا لازم ہو چکا ہے پس اس سلسلے میں ایک گروہ نکلے گا جس کی باتیں بظاہر دل فریب اور خوش نما ہوں گی لیکن کردار گمراہ کن اور خراب ہوگا وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (جیسے شکار کے لئے پھینکا گیا تیر شکار کو لگے بغیر دور جا گرتا ہے) پھر دین کی طرف واپسی انہیں نصیب نہ ہوگی یہاں تک کہ تیر اپنے کمان کی طرف لوٹ آئے، وہ اپنی طبیعت اور شرمست کے لحاظ سے بدترین مخلوق ہوں گے، وہ لوگوں کو قرآن اور دین کی طرف بلائیں گے حالانکہ دین سے ان کا کچھ بھی تعلق نہ ہوگا، جو انہیں قتل کرے گا وہ اللہ کا مقرب ترین بندہ ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کی ان کی خاص نشانی کیا ہے؟ ارشاد ہوا سر منڈوانا۔ (مشکوٰۃ شریف راوی حضرت ابوسعید خدریؓ و حضرت انسؓ)

☆ اسی مضمون کی ایک حدیث بخاری شریف میں حضرت علیؓ سے مروی ہے جس میں نبی پاک ﷺ کا یہ فرمان شامل ہے کہ اخیر زمانہ میں تو عمر اور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلے گی باتیں وہ بظاہر اچھی کریں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ (بخاری شریف) ☆ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اخیر زمانہ میں کبڑے مکوڑوں کی طرح ہر طرف ملانے پھوٹ پڑیں گے تم میں سے جو شخص وہ زمانہ پائے تو اسے چاہئے کہ ان سے خدا کی پناہ مانگے۔ ☆ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی چڑھتی جوانی والے، عقل سے کوتاہ، زبانوں سے قرآن پڑھیں گے گلے سے نیچے نہ اترے گا قال قال رسول اللہ کی رٹ لگائیں گے دین سے ایسے نکلے ہوں گے جیسا کہ تیر شکار سے۔ (کنز العمال)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں کو اللہ کی تمام مخلوق سے بہت بری نگاہ سے دیکھتے تھے اور فرمایا کہ بیشک یہ لوگ ایسی آیتوں کو جو کفار کے متعلق نازل ہوئی ہیں اہل ایمان پر چسپاں کریں گے۔ (بخاری شریف)

علامہ فیض احمد ایسی فرماتے ہیں کہ گستاخ رسول از روئے شریعت ولد الزنا یا ولد الحرام ہوتا ہے، تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ والد الزنا وہ ہے جو اپنے باپ کے نطفے سے نہ ہو اور ولد الحرام وہ ہے جو ہو تو اپنے باپ کے نطفے سے لیکن اس کی پیدائش کا اصل اس وقت ٹھہرا ہو جب اس کے باپ نے ناپاکی کی حالت میں جماع کیا ہو۔

احادیث مبارکہ سے گستاخان رسول ﷺ کی علامات کا خلاصہ:

☆ نبی پاک ﷺ کے علم غیب پر خصوصاً اعتراض کرنا۔ ☆ انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام علیہم الرحمہ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرنا۔ ☆ ظاہر امتیازی اور پرہیزگار خدا ترس اور شریعت پر عمل کرنے والے لیکن اندر سے منافق اور چال باز۔ ☆ بہترین قراءت اور قرآن پڑھنے والے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا جیسے قرآن پاک میں نبی پاک ﷺ کی شان بیان کرنے والی آیات انہیں نظر نہیں آتیں۔ ☆ روزے اور نمازیں لمبی تاکہ دوسرے لوگ ان کے سامنے اپنی نمازوں کو حقیر سمجھیں۔ ☆ بڑی بڑی شخصیتوں کو دینی معاملات میں گستاخانہ انداز میں ٹوکنا۔ ☆ ماتھا ابھرا ہوا اور اس پر سیاہ رنگ کے دارغ۔ ☆ رخسار دونوں طرف سے پھولے ہوئے آنکھیں اندر دھنسیں ہوئیں سر کے بال منڈے ہوئے تاکہ ان کے سر دوسرے مسلمانوں سے نمایاں ہو جائیں۔ ☆ تہبند یا شلوار موٹی پنڈلی تک اٹھائی ہوئی تاکہ عوام یہ خیال کریں کہ یہی لوگ نبی پاک ﷺ کے بچے ہیں و کار ہیں۔ ☆ موچھیں چٹ صفا۔ ☆ جتوں اور مشرکوں پر اترنے والی آیات انبیاء، اولیاء اور مومنوں پر چسپاں کریں گے۔ ☆ ان کی پارٹی میں اکثر اٹھتی جوانی والے چھوکرے ہوں گے۔ ☆ پرلے درجے کے غبی (ضدی اور ہٹ دھرم) ہوں گے۔ ☆ جھگڑا یعنی شرارت اور فساد کرنے والے مذہبی جھگڑے اور شرارتیں ان سے بہت زیادہ ہوں گی۔ ☆ ظاہر اداہین کا درد رکھنے والے بلکہ جان دینے کو تیار ہوں گے۔ ☆ وہ اس مرض میں مبتلا ہوں گے کہ ہمارے جیسا اور کوئی نہیں اس لئے کسی اور کی بات نہ سنی جائے۔ ☆ بات بات پر حدیث پڑھیں گے اور ہر چھوٹے بڑے مسئلے پر حدیث کا مطالبہ کریں گے۔ ☆ قرآن کا ذرا احترام نہ کریں گے، آیات قرآنی کی اپنے مقصد اور خواہش کے مطابق تشریح و تاویل کریں گے۔ ☆ بظاہر بیٹھی بیٹھی باتیں کریں گے، اخلاق کے مجسمے نظر آئیں گے اور اندر سے مسلمانوں کے خلاف بغض اور کینہ سے بھرے ہوں گے۔ ☆ بتوں کے پجاریوں کے حامی اور مسلمانوں کے دشمن ہوں گے۔ نوٹ: آپ اپنے ارد گرد نظر دوڑا کر دیکھیں کہ یہ ساری علامات کن لوگوں میں ہیں؟ کیا یہ ساری علامتیں انہیں لوگوں میں موجود نہیں جن کے عقائد اوپر بیان کئے گئے ہیں؟۔ ("نثانی" تحریر: مفتی فیض احمد ایسی)

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت و سحر ہے؟ تو عزت تو ساری اللہ کیلئے ہے۔" (پارہ 5، رکوع 17) (ذرا عقیدہ نمبر 112، 113، 114 پھر سے پڑھ کر دیکھئے دیوبندیوں و ہابیوں کے دوست کون ہیں۔)

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

- 1۔ جب تم کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترش روئی (سختی) سے پیش آؤ، اس لئے کہ خدا تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ (ابن عساکر)
- 2۔ خدا تعالیٰ کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد اور نہ کوئی نفل نہ فرض، بد مذہب دین اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ گوند سے ہونے والے سے بال نکل جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)
- 3۔ بد مذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں۔ (دارقطنی)
- 4۔ جس نے کسی بد مذہب کی عزت کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔ (مشکوٰۃ شریف)
- 5۔ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے رب غضب فرماتا ہے اور عرش الہی الٹ جاتا ہے۔ (تبیخ شریف)
- 6۔ ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (بخاری شریف)
- 7۔ بد مذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ (مسلم شریف)

مزید معلومات کیلئے درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں

: ☆ زلزله (علامہ ارشد القادری) ☆ علماء دیوبند کی کرامات یا؟ (مولانا محمد ریاض ہاشمی) ☆ دیوبندیوں سے لا جواب سوالات (محمد فیض اللہ خاں قادری) ☆ دیوبندی بریلوی فرقہ، وہابی دیوبندی کی نثانی، جن اور وہابی، آئینہ دیوبند، تبلیغی جماعت کے کارنامے، ملی کے خواب میں چھپھڑے و دیگر کتب مفتی فیض احمد ایسی، مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور۔ ☆ مخالفین پاکستان، عقائد وہابیہ، وہابی مذہب، الوہابیت، وہابیت اور مرزائیت و دیگر کتب مولانا ضیاء اللہ قادری، مطبوعہ قادری کتب خانہ تحصیل بازار 90 سیٹھی پلازہ سیالکوٹ۔ اے اللہ! میں بحیثیت مسلمان ایسے عقائد رکھنے والوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ ایسے کسی بھی شخص کے ساتھ تعلقات نہ رکھوں گا، یا اللہ مجھے اسلام پر زندہ رکھنا اور ایمان پر موت دینا آمین۔